تذکیر العباد

بترجمة تذکرة المعاد

طبع فی مطبع مفید عام الکائن
فی بلدة اکره سنة ١٣٠٦
الهجریة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ وبحمدہ کیا صانع ہے جسنے کہ خاک اور نطفے سے انسان کو پیدا کیا لم یکن شیئاً مذکوراً پھر اوسکو اپنے جلال وجمال کا مظہر بنا کر متصف بصفات کمال کیا جعلہ سمیعا بصیرا اور با این ہمہ ضعف وناتوانی وجہل ونادانی بار امانت کا متحمل فرمایا وہ بار امانت جسکی برداشت زمین وآسمان با این ہمہ پہنائی وبزرگی نکر سکے وکان ذلک علی اللہ یسیرا پھر ہر ایک کو اپنی طرف کی راہ بتلائی اما شاکرا واما کفورا اور نعمت کے شکر گذارون اور امانت ادا کرنیوالون کے واسطے ہری بھری باغ آخرت مین رہنے بسنے کو تیار کئے ہین واذا رأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا اور کافرون کے لئے جنہون نے ہمیشہ کی راحت سے اور خداوند کریم سے مونہہ موڑا دوزخ کی مار مقرر فرمائی ہے سلاسل واغلالا وسعیرا اور نہایت مہربانی سے انبیا اور رسول بھیجے مبشرا ونذیرا اور دین متین کی تکمیل اور نعمت عظیم کی تتمیم ہمارے رسول مقبول اور

خاتم النبیین کو بہیجکر فرمائی بعدہ خاتم النبیین وسید المرسلین محمداً صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وارسلہ داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً اللہم صل وسلم وبارک
علیہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملئکۃ المقربین وعلی آلہ واتباعہ
واصحابہ واحبابہ الذین یوفون بالنذر ویخافون یوماً کان شرہ مستطیرا
بعد حمد وصلوٰۃ کے عبدہ وابن عبدہ وابن امتہ ابوتراب **محمد عبد الحی خان** ابن مولوی سید
عبد الرزاق مرحوم لکھنوی غفر اللہ لہما خدمت ارباب دانش وبینش مین عارض ہے
کہ یہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب تذکرۃ المعاد کا جسکو حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی
رحمہ اللہ تعالی نے تالیف فرمایا ہے اور سنہ ۱۲۰۹ ہجری مین مطبوع ہو چکی ہے ہر چند یہ ہیچمدان بے بود
اپنے آپ کو ہرگز اس قابل نہین جانتا ہے کہ ترجمان کتب اکابر ذیشان بنے لیکن بحکم حدیث شریف
للعواعی ولوایۃ بامید حصول اجر اخروی کتاب موصوف کا ترجمہ لکھا کہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین
ابتک یہ کتاب حیرت مآب خلاصہ سنت وکتاب بے ترجمہ تہی عوام اسکے فوائد سے محروم تھے اللہ
تعالی صاحب کتاب ومترجم اور جملہ ناظرین ترجمہ کو اپنے دامن رحمت عامہ مین چہپالے اور ہم
غرباء کا خاتمہ بالخیر فرمائے وما ذلک علی اللہ بعزیز

پہلا باب علامات قیامت مین جو قبل از وقوع قیامت کے ہونگے

پہلی فصل مین علامت صغری کا بیان ہی

صحیحین مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے قیامت کی علامت یہ ہے کہ علم اوٹھجاویگا جہل پہیلیگا زناکاری شراب خواری بہت
ہوگی عورتین بہت ہونگی مرد کم پیدا ہونگے یہانتک کہ ایک مرد بیس عورتونکی خبر لیگا صحیحین مین
عبد اللہ بن عمرو سے رفعاً روایت ہے کہ علم لوگون کے سینون سے محو نہو جائیگا لیکن علماء

اوٹھہ جاوینگے اور جاہل سردار ہونگے بے سمجھے فتوی دینگے خود بھی گمراہ ہونگے دوسرون کوبھی گمراہ کرینگے امام احمد وغیرہ زیاد بن لبید سے روایت کرتے ہین کہ کہا اوسکون نے میبے پوچھا یا رسول اللہ کیونکہ یہ بات ہوسکتی ہے ہم قرآن پڑہینگے اپنی اولاد کو پڑہاوینگے ہماری اولاد اپنے بچون کو سکہاویگی اسی طرح قیامت تک یہ کارخانہ جاری رہ سکتا ہے آنحضرت نے فرمایا ای زیاد ہم تجہکو سمجہدار سمجہتے تہے یہ کیا تونے بے عقلی کی بات کہی کیا تو یہود و نصاری کو نہین دیکہتا ہے کہ توریت وانجیل پڑہتے ہین مگر اونپر عمل نہین کرتے مسلم مین جابر سے رفعاً آیا ہے کہ آخر زمانے مین جہوٹ بولنے والے بہت ہونگے بخاری ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جب کام لوگون کو دئے جاوینگے کہ وہ اوس کام کے لائق نہونگے مسلم ابوہریرہ سے راوی ہین کہ آنحضرت نے فرمایا کہ لوگ کثرت بلاؤن سے موت مانگینگے ترمذی ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جب سردار اور حاکم غنیمت کے مال کو اپنی دولت سمجہین اور لوگ امانت کی شئی کو غنیمت جانین اور زکوۃ اداکرنیکو تاوان خیال کرین علم دنیا کمانے کو سیکہین اور مرد جورو کی اطاعت اور نافرمانی اپنے ماں باپ کی کرے دوست کو باپ سے زیادہ عزیز سمجہے مسجد مین چلاوین بدکار قوم کے رئیس ہون کمینے قوم کے ضامن بنین بدمزاجی اور برائی کے ڈر سے لوگونکی عزت کیجاوے ناچ راگ علانیہ کہلے طور سے ہواکرے شراب پی جاوے پچہلی امت اگلی امت کو برا کہے تو اوس وقت لوگون کو ایک سخت آندہی کا جو سرخ رنگ کی ہوگی منتظر رہنا چاہئے اور بہونچال اور زمین کا دہنسنا اور صورتین بدل جانا یہ سب پی در پے ہونا شروع ہوجاوینگے اور لگاتار ہونے لگین گے جیسے ایک لڑ ٹوٹ جائے اور اوسکے دانے بکہرنے لگین ترمذی نے بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کے قریب قریب کچہہ کمی بیشی کے ساتہہ ایک حدیث روایت کی ہے اوسمین ریشم پہننے کا بھی ذکر ہے *

فصل محمد مہدی علیہ السلام کے ذکر مین

ترمذی اور ابوداؤد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور اونہون نے آنحضرت صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دنیا تمام نہو گی اور قیامت نہ آیگی جبتک کہ قائم نہوگا ایک شخص عربی میرے اہلبیت مین کا جسکا نام میرا سا ہوگا اور اوسکے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا زمین کو عدل و انصاف سے بہر دیگا جیسے کہ وہ پہلے ظلم و بے انصافی سے بہر گئی تہی ابوداؤد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے اپنے صاحبزادے حسن علیہ السلام کی طرف دیکہکر فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے رسول مقبول صلعم نے بہی اسکو یہی فرمایا ہے اور یہ مژدہ دیا ہے کہ انکی نسل سے ایک مرد پیدا ہوگا اوسکا نام تمہارے نبی کا نام ہوگا یعنی محمد مشابہ ہوگا آنحضرت سے سیرت مین نہ صورت مین ابوداؤد نے ابو سعید خدری سے رفعاً روایت کیا ہے امام مہدی علیہ السلام کی پہچان یہ ہے کہ وہ کشادہ پیشانی اونچی اور پتلی ناک والے ہونگے ابوداود ام سلمہ سے وہ آنحضرت صاحب سے روایت کرتی ہین کہ ایک سلطان مریگا اوسوقت ایک شخص مدینے والو مین سے نکلیگا مکہ کی طرف بہاگ جاویگا اوسکو لوگ خلافت پر بٹہائین گے وہ راضی نہوگا مگر لوگ زبردستی اوس سے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے بیچ مین بیعت کرینگے پہر ایک لشکر شام کی طرف سے اوسپر بہیجا جائیگا سو وہ مکے اور مدینے کے بیچون بیچ زمین مین دہس جاویگا شام اور عراق سے ابدال و اوتاد آکر اونسے بیعت کرینگے پہر ایک شخص قریش مین سے باغی ہوکر نکل کہڑا ہوگا جسکے ماموں قبیلہ بنی کلب کے ہونگے حضرت مہدی علیہ السلام اونپر لشکر بہیجین گے یہ لشکر اوسپر فتح پاویگا اور مہدی علیہ السلام آنحضرت صلعم کے طریقے پر چلین گے اسلام انکے وقت مین راحت اور رونق پاویگا سات برس بادشاہی اور خلافت فرماکر رحلت کرینگے سارے مسلمان اونپر نماز پڑہین گے ایک روایت مرفوع ابو سعید خدری سے

حاکم نے روایت کی ہے کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینگے اور زمین آسمان والے اون سے راضی ہونگے آسمان پانی برسانے مین زمین اوگانے مین کمی نکریگی لوگ آرزو کرینگے کاش مردے زندہ ہوتے تو خوب عیش کرتے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے صحیحین مین روایت ہے کہ آخر زمانے مین ایک خلیفہ ہوگا بےحساب مال دونون ہاتھون سے تقسیم کریگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسلم نے روایت کی ہے کہ قیامت نہوگی جبتک کہ مال کی ایسی کثرت نہو کہ مرد صاحب زکوۃ زکوۃ نکالیگا اور نہ پاویگا کسی کو کہ زکوۃ قبول کرے یعنی مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نرہیگا

فصل قیامت کی بڑی علامتونکے بیانمین

مسلم عبداللہ بن عمر سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آپ نے پہلی نشانی بڑی نشانیونمین سے آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا ہے یا دابۃ الارض کا وقت چاشت کے جونسی ان دونونمین سے پہلے ہوگی دوسری اوسکے پیچھے نکل آویگی قال اللہ تعالیٰ واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون یعنی جب خداوند تعالیٰ کا حکم لوگون پر قیامت قائم کرنیکا ہوگا اور قیامت بہت قریب آجاویگی نکالینگے ہم واسطے لوگون کے دابۃ الارض جو اونسے باتین کریگا یہ باتین کہ لوگ ہماری نشانیون کا یقین نرکھتے تھے اور ایک قراءت مین قراءات سبعہ مین سے جو غیر متواتر ہے تکلمہم بفتح تا وسکون کاف وتخفیف بھی آیا ہے یعنی لوگون کو زخمی کریگا اسواسطے کہ وہ خدا کی نشانیون پر پورا یقین نہین رکھتے تھے ابن عباس نے کہا ہے کہ دونون قراءتین بنسکتی ہین مسلمانون سے تو باتین کریگا اور کافرونکو زخمی کریگا اور حدیث کی روایتون مین اختلاف ہے بعض روایتون مین تو یون آیا ہے کہ اوسکا

چهره آدمیون کاسا هوگا ڈاڑهی والا اور سارا بدن پرندون کاسا هوگا اور اکثر روایتون مین
یون بهی آیا هے که جانور هوگا مکے مین صفا کے پهاڑ سے نکلیگا ابن عباس نے حج کے زمانے
مین صفا پهاڑ پر اپنا عصا ٹهوکا اور کها که دابة الارض اس ٹهوکنے کی آواز سنتا هے اور بهت
هی بڑے جثّے کا هوگا عبد الله بن عمر رضی الله عنهما نے فرمایا هے که اوسکا سر ابر تک پهنچ جاویگا
اور پاؤن اوسکے زمین کے اندر هونگے بغوی ابی شریح سے وه آنحضرت صلعم سے روایت
کرتے هین که دابة الارض تین بار نکلیگا پهلے بن مین اوسکا ذکر دیهات مین هوگا مکے
تک اوسکی خبر نه پهونچے گی پهر جب مکے کے قریب جنگل مین نکلیگا تو اوسکا چرچا مکے مین
هوگا تیسری مرتبه خاص مکے مین نکلیگا اپنے سر کو جهاڑیگا مٹی سے اور لوگون پر گزریگا
ایسی تیزی اور پهرتی سے که کوئی بهاگنے والا اوس سے بهاگ نه سکیگا مسلمان کو مؤمن
کهیگا اور کافر کو کافر اور ایک روایت مین هے که اوس پاس حضرت موسی کا عصا اور حضرت
سلیمان کی انگوٹهی هوگی عصا سے مومن کی پیشانی پر ایک سفید نقطه کردیگا وه نکته پهیل کر
لفظ مومن لکها جاویگا اور تمام چهره اوسکا روشن نوردار معلوم هونے لگیگا ستارے کی
طرح چمکیگا اور کافر کے ماتهے پر ایک کالا نقطه کردیگا حضرت سلیمان کی انگوٹهی سے وه کافر
کا لفظ هوجائیگا پهر اوسکا موتهه کالا هوگا بعد اسکے لوگ پهچان لینگے اور بازارون مین
کهین گے ای مومن اپنا مال کیا بهاؤ بیچتا هے اور بعضی روایتون مین آیا هے که دابة الارض
حضرت عیسی علیه السلام کے سامنے نکلیگا حضرت عیسی اور سب مسلمان طواف مین مصروف
هونگے که یکایک زمین لرزیگی اور کوه صفا پهٹ جاویگا دابه نکلیگا لیکن صحیح مسلم مین یون هے
که پهلے طلوع آفتاب کا مغرب سے اور نکلنا دابه کا هوگا جیسا که گزرا جلال الدین سیوطی نے
کها هے که بعد نکلنے دابه کے امر بمعروف نهی عن المنکر باقی نه رهیگا اور کوئی کافر بعد اسکے ایمان

نہ لاویگا اور ترمذی ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے قسم ہے اوس پاک ذات کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی
جبتک کہ درندے لوگون سے باتین نکرینگے اور کوڑے کا دستہ اور جوتی کا تسمہ باتین کریگا
اور آدمی کی ران اوس سے اوسکی عورت کا حال جو کچھہ اسکے پیٹھہ پیچھے گذرا ہوگا کہدیگی
مسلم حذیفہ بن اسید غفاری سے وہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت
نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دس چیزین اوس سے پہلے نہ ہولین گی دہوان دجال
دابۃ الارض طلوع آفتاب مغرب سے نزول عیسی علیہ السلام یاجوج ماجوج کا نکلنا تین مرتبہ
زمین کا دہنسنا ایک دفعہ مشرق مین پہر مغرب مین پہر جزیرۂ عرب مین ان سب کے بعد ایک آگ
یمن سے نکلے گی وہ سب کو محشر یعنی شام کی زمین مین ہنکا کر لیجاویگی ایک روایت مین
دسوین علامت یہ آئی ہے کہ ایک ایسی سخت ہوا چلے گی جو لوگون کو اوڑا کر دریا مین پہینک
دیگی مسلم ابوذر سے وہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہین کہ طلوع آفتاب مغرب سے اور دجال
اور دابۃ الارض کا نکلنا جب ہو چکے گا بعد اسکے ایمان کافر کا اور توبہ گنہگارونکی قبول نہوگی
اور بغوی وغیرہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے کہ قیامت کی علامتون سے پہلے دہوان ہے اور اوترنا حضرت عیسی علیہ السلام
کا اور نکلنا ایک آگ کا عدن کے غار سے بغرض ہانک لیجانے مخلوق کے محشر کے میدان
مین حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ دخان کیا ہے آنحضرت نے یہ آیت
پڑہی فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب
الیم پہر فرمایا آپ نے دہوان مشرق سے مغرب تک گہیر لیگا اور چالیس رات دن رہیگا
مسلمانون کو زکام ہو جائیگا اس سے زیادہ تکلیف ندیگا اور کافرون کو ایک بیہوشی سی

ہوجائیگی اور ناک کان مقعد سے دہوان نکلے گا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس معنی سے انکار کیا ہے
صحیح بخاری میں ہے کہ ابن مسعود نے فرمایا کہ مطلب اس آیت شریف کا یہ ہے کہ جب قریش نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت تکلیف پہونچائی آپ نے بددعا فرمائی کال اس شدت سے
پڑا کہ لوگون نے ہڈیان کہالین اور نہایت بہوک سے اونکو زمین سے آسمان تک دہوان ہی دہوان
نظر آتا تھا مگر حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دہوان بہی قیامت کی
نشانیون سے ہے اور آخر زمانے مین ہوگا یہی سمجھے ہین مطلب آیت دخان کا ابن عباس اور
ابن عمر اور حسن بصری

فصل دجال کا قصہ

رسول خدا صلعم سے صحیحین مین آیا ہے کہ اوسکی دہنی آنکھ کانی ہوگی اور بعض روایت مین بائین
اور اوسکی دونون آنکھون کے بیچ مین کافر کا لفظ لکہا ہوگا ہر شخص مسلمان اوسکو پڑہ لیگا ٹہگنا ہو
یا اونچا بڑا جوان ہوگا او لمبے بالون والا عراق وشام کے بیچ سے نکلیگا ستر ہزار لوگ یہود اصفہان
سے اوسکے ہمراہ ہونگے ہر طرف فساد پہیلا دیگا چالیس دن رہیگا پہلا روز برابر ایک سال
کے ہوگا دوسرا دن برابر ایک مہینے کے تیسرا دن برابر ایک ہفتہ کے اسکے بعد سب روز اور دنون کے
برابر ہونگے لوگون نے پوچہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن مین جو برابر ایک سال
کے ہوگا ہمکو پانچ وقت کی نماز کافی ہوگی فرمایا نہین اندازہ کرکے پڑہتے رہیو اور مثل تند ہوا
زمین مین پہرتا پہریگا ایک گروہ پر آویگا اور کہے گا کہ مین تمہارا پروردگار ہون مجہپر ایمان لاؤ وہ سب
اوسپر ایمان لاوینگے پہر آسمان سے کہیگا پانی برسا پانی برسے گا زمین کو حکم دیگا وہ غلہ اگائے گی
اور چوپای اوس قوم کے خوب دودہارے ہوجاوینگے پہر وہ ایک اور قوم پر گذریگا اونسے

ویسا ہی کہیگا وہ لوگ اوسکی بات نہ مانین گے پس اون سب کے مال ومواسی تباہ وخراب ہوجاوینگے
پہر ایک ویران جگہہ اوسکا گزر ہوگا زمین سے کہیگا اپنے خزانے نکال وہ خزانے اوگل دے گی
ایک مسلمان شخص اوسکے روبرو آویگا اوسکی سپاہی اوسکو کہینگے کہان چلا تو وہ کہیگا اس تمہارے
پیر کے پاس جاتا ہون وہ لوگ اوس سے پوچہین گے کیا تو ہمارے خدا پر ایمان نہین رکہتا وہ
جواب دیگا ہمارا خدا اوٹ مین نہین ہے وہ کہین گے اسکو مار ڈالو پہر بعض اونمین کے آپس مین
کہینگے ہمارے خدا نے حکم دیا ہے کہ کسیکو بغیر ہمارے سامنے لائے نہ مارو پہر اوسکو دجال کے سامنے
لا کہڑا کرینگے جب یہ ایمان والا اوسکو دیکہے گا کہیگا یہ دجال ہے کہ رسول خدا صلعم نے اوسکی خبر دی
تہی پہر دجال حکم دیگا اسکو پکڑو مار دو سب اوسکو پکڑ کر مارینگے ایذا دینگے دجال اوس سے کہیگا مجہپر
ایمان لا وہ کہیگا تو مسیح دجال ہے آخر دجال حکم کریگا اوسے لوگ آری سے دو ٹکڑے کر ڈالین گے
پہر وہ اون ٹکڑون کے درمیان سے نکل جاویگا اور کہیگا جی اوٹہ وہ جی اوٹہیگا پہر اوس سے
کہیگا اب تو مجہپر ایمان لا اور خدا جان وہ کہیگا اب تو مجہے اور بہی کامل یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے
پہر وہ ایمان دار لوگون سے مخاطب ہوکر کہیگا ای لوگو اب یہ ایسا معاملہ دوسرے سے نہین کر سکتا
پہر اوسکو دجال پکڑ کر ذبح کرنا چاہیگا حق تعالیٰ اوسکی گردن تانبے کی کر دیگا کہ چہری کام نہ دیگی پہر
اوسکے ہاتہہ پاؤن پکڑ کر پہینکدیگا لوگ تو سمجہین گے کہ آگ مین پہینکا ہے اور وہ شخص جنت
مین ڈال دیا جاویگا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک
سب شہیدون سے مرتبے مین بڑہ کر ہے اور دجال کے ساتہہ دوزخ اور جنت کی صورت ہوگی جسکو
لوگ جنت سمجہین گے وہ دوزخ ہے اور جسکو دوزخ جانین گے وہ جنت ہوگی اور ایک روایت مین
روایات مذکور سے صحیح مسلم مین آیا ہے کہ دجال ایک شخص کو بلاویگا بہری جوانی والا اوسکو تلوار سے
مار کر دو ٹکڑے کریگا پہر اوسکو پکارے گا وہ زندہ ہوکر اوس پاس آن کہڑا ہوگا اس اپنی قدرت

کو دیکھکر بہت خوش ہوگا اوسی حال مین حضرت عیسی علیہ السلام دو فرشتون کے بازؤن پر دونون
ہاتہہ رکہے ہوئے منارہٗ سفید شرقی دمشق پر تشریف لاوینگے ایسے حال مین کہ جب آپ سر مبارک
نیچے جہکاوینگے چند قطرے ٹپک پڑینگے اور جب آپ سر مبارک اونچا کرینگے آپکے سر سے مثل مروارید
کے موتی سے جہڑینگے کافر اوس دم تک پہونچیگا مرجاویگا آپکی سانس وہان پہونچیگی جہان آپ
کی نظر پہونچتی ہوگی یعنے آپکا قدم تہائی نظر پر پڑیگا یہ طی ارض معجزہ ہوگا آپ کا۔ پہر آپ دجال کے
پیچہے پڑینگے اور اوسکو قریب باب لُدکے کہ یہ ایک گانون ہے پاس بیت المقدس کے پالینگے
اور قتل کرینگے پہروہ مسلمان جو دجال سے بچ رہے ہونگے آپکی خدمت مین جمع ہونگے آپ اونپر
شفقت فرماوینگے اور اونکو جنت مین بڑے بڑے درجے ملنے کی خوشخبری سناوینگے پہر اچانک
انپر وحی آویگی کہ بینے اپنے بندونمین سے ایسے زبردست اور قوی بندے بہیجے ہین کہ کسی کو
اونسے مقابلہ کی طاقت نہین ہے میرے ان خاص بندون کو کوہ طور پر لیجا کر محافظت کرو پہر
پروردگار یاجوج ماجوج کو بہیجے گا ہر بلندی سے نیچے اوترینگے اونکے لشکر کے آگے چلنے والے
دریای طبریہ پر گزرینگے اوسکا سارا پانی پیجاوینگے اونکے پیچہے آنیوالے جب وہان پہونچینگے
اوس دریا کو خشک دیکہہ کر کہینگے شاید کبہی یہان بہی پانی ہوگا پہر ساری دنیا مین مارے پہرینگے
یہانتک کہ جبل خمر تک پہونچینگے یہ ایک پہاڑ قریب بیت المقدس کے ہے پہر کہینگے سب زمین والون کو
تو ہمنے مار لیا ہے اب آسمان والونکی بہی خبر لینی چاہیے آسمان کی طرف تیر چلاوینگے خداوند
تعالی انکے تیرون کو خون آلودہ کردیگا اور حضرت عیسی علیہ السلام کوہ طور پر کہڑے ہونگے ایسے حال مین
کہ ایک سری گائے کی اون لوگون کے نزدیک بہتر ہوگی سو دینار سے تمہارے یہ دینار۔ پہر حضرت عیسی
علیہ السلام اور آپکے ساتھی اللہ کی جناب مین التجا کرینگے پروردگار اونکی دعا قبول فرماویگا ان شیاطین
کی گردنونمین ایک کیڑا پیدا کریگا اس سے وہ سب مرجاوینگے پہر حضرت عیسی علیہ السلام مع ہمراہیون کے

طور سے اوترینگے ایک بالشت زمین یاجوج ماجوج کی مردون اور بدبو سے خالی نپاوینگے پہر حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اور آپکے ساتھی اللہ سے دعا کرینگے اللہ تعالیٰ ایک جانور اسی قسم کے بہیجیگا کہ اونکی
گردنین مثل اونٹ کے ہونگی وہ اونکے جسم مردار کو جہان خدا کی مرضی ہو گی اوٹھاکر پہینکدینگے اونکی
کمانین اور تیر اور ترکش اس کثرت سے باقی ہونگے کہ سات برس ہاے مسلمان اونکو بجای ایندہن
کے جلاوینگے پہر حق تعالیٰ پانی برساویگا کہ کوئی گہر کچا یا پکا منزل کا باقی نرہیگا جسمین وہ پانی نہ پہونچیگا
سو تمام زمین کو دہوڈالیگا زمین آئینہ کی سی صاف سہتری ہو جاویگی پہر زمین کو خداوند تعالیٰ حکم دیگا
وہ میوے اُگاویگی اور اتنی برکت ہوگی کہ ایک انار اوسوقت مین اتنا بڑا ہوگا کہ اوسمین سے
کئی لوگ کہاوینگے اور اوسکے پوست کا سایہ بناوینگے مواشی مین اسقدر برکت ہوگی کہ ایک
اونٹنی بہت سی جماعت کو کفایت کریگی ایک دودہاری گاے ایک بڑے قبیلے کو کافی ہوگی
بکری ایک چہوٹے قبیلے کو دودہ سے سیر کردیگی اسی برکت اور وسعت رزق کے ساتہہ عرصہ
تک بسر ہوگی یہانتک کہ حق تعالیٰ ایک نرم اور سہتری ہوا بہیجیگا وہ لوگون کو بغل کے نیچے
لگے گی اوس سے سب مسلمان مرجاوینگے صرف کفار باقی رہینگے آپس مین خوش خوش بسر کرینگے
مثل خران اونہین پر قیامت قائم ہوگی صحیحین مین روایت ہے کہ دجال مشرق سے بقصد مدینہ
آویگا اور کوہ اُحد کے درے تک چلا آویگا حق تعالیٰ اوسکو دخول مدینہ سے محروم رکہیگا فرشتے
اوسکے موہنہ کو شام کی طرف پہیر دینگے وہ وہان ہلاک ہوجاویگا آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ
جو دجال کو پاوے آیات اول سورہ کہف کو پڑہ لے اوسکے شر سے بچا رہیگا اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے کہ دجال کی سواری خر کی ہوگی درمیان دونون کانون اوس خر کے
ستر باع کا فاصلہ ہوگا اور باع مقدار قد آدم کو کہتے ہین اور صحیح مسلم مین قصہ تمیم داری رضی اللہ عنہ
کا منقول ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال موجود ہے مگر مقید ہے دریای شام کے جزیرے

ہین یا دریای یمین کے جزیرے مین مکے اور مدینے زادہما اللہ شرفاً مین حال کہنیں ہاویگا واللہ المحدث

فصل

صحیحین مین ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے قریب ہے کہ اوترینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم ہونگے عدل کرینگے توڑینگے صلیب کو جسکو نصاری پوجتے ہین اور قتل کرینگے سوروںکو یعنی حرام کردینگے کہانا اوسکا موافق شرع محمدی کے اور جزیہ مقرر کرینگے نصاری وغیرہ کفار پر یہانسے یہ بات نکلی کہ نصاری اپنے کفر پر جمے رہینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر گرویدہ نہونگے اور آپ بحیساب مال تقسیم کرینگے یہانتک کہ کوئی قبول نکریگا اور ایک سجدہ لوگون کے نزدیک بہتر ہوگا دنیا و ما فیہا سے اور مسلم نے زیادہ کہا ہے اپنی روایت مین کہ اونٹنی جوان چھوڑ دیجاویگی کوئی اوسپر متوجہ نہوگا اور دشمنی حسد لوگونمین نرہے گا لوگون کو مال دینے کو بلاوینگے کوئی قبول نکریگا اور مسلم جابر سے یہ بہی روایت کرتے ہین کہ جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاوینگے سردار اوسوقت کے آپ سے عرض کرینگے آپ امامت فرماوین وہ جواب دینگے تم لوگ امامت کرو اور نماز پڑہاؤ اور فرماوینگے بعض تمہارا لبعض کی امامت کرے واسطے بزرگی اس امت کے ابن جوزی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام اوترینگے پہر نکاح کرینگے اور اونکے اولاد ہوگی پینتالیس ۴۵ برس زندہ رہینگے پہر انتقال کرینگے اور میری قبر مین دفن کیے جاوینگے قیامت ہن مین اور وہ ساتھ اوٹھینگے درمیان مین ابوبکر و عمر کے لیکن صحیح مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ سات برس زندہ رہینگے اور جوڑ اس حدیث کا پہلی حدیث سے یون ملتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمین مین تشریف رکہنا پینتالیس سال ہے منجملہ اونکے اڑتیس ۳۸ سال قبل از عروج ہین اور

اور سات برس بعد نزول کے ہین ٭

فصل

صحیحین مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے قیامت سے پہلے دریای فرات سے ایک خزانہ نکلے گا سونے کا پس جو شخص وہان موجود ہو وہ اوسمین سے ہرگز نہ لے اور ایک روایت صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے آنحضرت صلعم سے یون آیا ہے کہ فرات ایک سونے کا پہاڑ نکال پھینکے گا لوگ اوسپر لڑینگے یہانتک کہ سومین سے ننانوے ۹۹ مارے جاوینگے اور ہر شخص یہ آرزو کریگا شاید مین ہی بچ رہون مسلم ابوہریرہ سے وہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہین کہ اوگل دیگی زمین اپنے پیارے ٹکڑون کو جیسے بڑے بڑے ستون چاندی سونے کے پس قاتل حسرت کریگا کہ افسوس اس مال کے واسطے لوگونکو مینے مار ڈالا اور جسنے قطع رحم کیا ہوگا وہ حسرت کریگا کہ ہای اس مال کے پیچھے مینے ناتا کاٹ ڈالا اور ایسے ہی چور حسرت کرینگے کہ ہمارا ہاتھہ اس مال کے لئے کاٹا گیا پھر بلا لئے جاوینگے لوگ کہ لین وہ دولت اور کوئی نہ لیگا یہ دونون حدیثین مختلف وقت پر حمل کیجاتی ہین کہ شاید اول تو مال کے واسطے لڑین مرینگے آخر کو کوئی قبول نکریگا آگے الدجال نے اور مسلم عبداللہ بن مسعود وانس وغیرہما سے روایت کرتے ہین کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر بدترین خلق پر وہ مخلوق زمین پر ہوگی جو اللہ اللہ نہ کہے گی بعد وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسلمان ایک نرم ہوا سے مرجاوینگے پھر لوگ معروف اور منکر کو نہ پہچانین گے اور شیطان صورت بدل کر یعنی آدمی بنکر لوگون کو بت پرستی سکھلاویگا لات وعزیٰ وذوالخلصہ کو پوجین گے اوس حال مین صور پھونکا جاویگا سو جو کوئی اوسکی آواز سنے گا گردن ٹیڑہی کر کے مرجاویگا واللہ اعلم پہلے نفخہ صور ہوگا جس سے مرجاوینگے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ پہلا نفخہ گھبراہٹ کا ہوگا جس سے زمین آسمان والے

کانپ اوٹھین گے اور بدحواس ہوجاوینگے اور اوس سے پہاڑ اوڑجاوینگے مثل ریت کے چوم چور ہوکر گرینگے اور زمین کانپنے لگیگی جیسے کشتی دریا مین ہلتی ہے لوگ اوسکے کانپنے سے گھبراوینگے پہر زمین اپنے اندر کے خزانے اور مردون کو نکال پہینکے گی اور حمل والی عورتین حمل گرادینگی اور بچے اور جوان بوڑہے ضعیف ہوجاوینگے اور شیاطین دہشت سے زمین کے کنارون تک بہاگین گے سو فرشتے اونکے موںہون پر مارینگے اور لوٹا دینگے اور لوگ بہاگتے پہرینگے اور ایک دوسرے کو پکارینگے اوسوقت زمین پہٹ جاویگی اور آسمان دہندلا ہوجاویگا پہر پہٹ جاویگا ستارے جہڑ پڑینگے چاند سورج بے نور ہوجاوینگے یہ سب کچہ عذاب اشرار خلق پر ہوگا اور مردون کو اسکی خبر نہ ہوگی اسی حال مین تہوڑے دن تک رہین گے پہر اسرافیل علیہ السّلام کو حکم ہوگا کہ وہ پہر صور پہونکے اوس نفخے مین سب مرجاوینگے آدمی جن شیاطین اسکے بعد فرشتے مرینگے پہر جبرئیل ومیکائیل وعزرائیل اور عرش معلی کے اوٹہانے والے پہر عرش کو فرمان ہوگا کہ وہ اسرافیل سے صور لے لیگا اور وہ بہی مرجاوینگے حق تعالی جل جلالہ اوس وقت فرماویگا لمن الملك الیوم کوئی جواب دینے والا نہوگا تو خود ہی ارشاد ہوگا للہ الواحد القہار

دوسرا باب بعث ونشور کے دن کی بیان مین

کہ وہ پچاس ہزار برس کا ہوگا جنت و دوزخ مین داخل ہونے تک بعد نفخۂ ثانیہ یا اولی کے علی اختلاف روایتین جب چالیس برس گزر جاوینگے عرش سے پانی برسے گا زمین پر چالیس روز تک اسقدر کہ زمین کے اوپر بارہ گز ہوجاویگا پہر اوس پانی سے حق تعالی مردون کے جسم اوگاوے گا جسطرح کہ سبزہ زمین سے اوگتا ہے پہر جب آدمیون کے جسم اوگ چکین گے جیسے پہلے تہے پروردگار ایک اور زمین چاندی کی پہلادے گا اور ایک دوسرا

آسمان سونے کا پیدا کردیگا پہر مردون کو اس زمین سے اوس چاندی کی زمین پر ڈالدیگا زمین
کے اندر اور اوپر پہر حق تعالی پہلے حاملان عرش کو زندہ کریگا پہر اسرافیل کو یہ عرش سے صور لیلینگے
اور لب پر رکہینگے پہر جبرئیل و میکائیل و اور فرشتون کو زندہ کریگا اور ارواح کو طلب کریگا ارواح
مومنان نور ایمان کے ساتہہ تاباں اور ارواح کافران کفر کے ظلمت سے سیاہ سب کو اللہ تعالی صور
مین ڈالدیگا پہر حضرت اسرافیل بحکم خدا صور پہونکینگے روحین اس دوسرے لفخے سے یا تیسرے
سے مثل شہد کی مکہی کے صور سے نکلکر بحکم آلہی ہر ایک روح اپنے اپنے جسم مین داخل ہوجاویگی
ناک کی طرف سے پہر زمین پہٹ جاویگی اسمین سے مردے نکلنا شروع ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا پہلے سب سے جو شخص زمین سے نکلے گا وہ مین ہونگا پہر اور سب مسلمان اپنی اپنی قبر دن
سے اوٹہینگے وہ اوٹہتے وقت کہینگے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا
لغفور شکور اور کافر اوٹہتے وقت کہینگے یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا ھذا ما وعد الرحمن
وصدق المرسلون ہر ایک جماعت اپنے اپنے ساتہیون کے ساتہہ اوٹہائی جاویگی نیک نیکون
کے ساتہہ اور بد بدون کے ہمراہ کافر کافرون کے شامل فاسق فاسقون کے ساتہہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین قیامت کے دن ابوبکرؓ و عمرؓ کے بیچ مین سے اوٹہایا جاؤنگا پہر
جنۃ البقیع کی طرف جاؤنگا پہر لوگ بقیع کے میرے ساتہہ جمع ہونگے پہر مکے اور مدینے والے
میرے ساتہہ اکہٹا ہونگے اور ہر آدمی اوٹہایا جاویگا اوسدن اوس عمل و نیت پر جسپر وہ مرا
ہوگا جب شہید اوٹہائے جائینگے اونکے زخمون سے خون بہتا ہوگا رنگ مین مثل خون کے اور
خوشبو مین مثل مشک کے اور جو حج کی حالت مین مرا ہوگا وہ لبیک کہتا اوٹہے گا اور جو شراب کے نشے مین مرا
ہوگا وہ مست اوٹہیگا پہر اسی طرح ہر نیک و بد عمل والا صحیحین مین روایت ہے کہ سب لوگ ننگے بے ختنہ
کئے ہوئے اوٹہینگے پہلے وہ بزرگ جنکو لباس پہنایا جاویگا حضرت ابراہیم علیہ السلام

ہونگے اونکو دو سفید کپڑے لطیف بہشت کے پہنائے جائیں گے پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس سے
بہتر لباس پہنایا جاویگا پہر اور رسول وہی لباس پہنائے جائینگے پہر بعد رسولون کے موذنون کو کپڑے
ملین گے اور بعض روایت مین یون آیا ہے کہ مردے اوسی کپڑے مین جسمین دفن ہوئے ہین اوٹہائے
جاوینگے بعض کہتے ہین وہ خاص شہید ہونگے جو اونہین کپڑون مین اوٹہائے جاوینگے جسمین شہید
اور دفن ہوئے ہین اور یہ بہی ہوسکتا ہے کہ سب مردے اپنے اپنے کپڑون مین اوٹہائے جاوین
پہر وہ کپڑا اونسے لے لیا جاوے اور سب ننگے ہوجاوین پہر ہر ایک کو اوسکے عمل کے موافق
پوشاک دیجاوے اور بعض کہتے ہین مراد پارچہ سے اعمال صالحہ ہین بدلیل اس آیت کے
ولباس التقوی ذلك خیر پہر ہمارے حضرت براق پر سوار ہونگے اور حسن رضی اللہ
عنہما اپنے نانا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی پر سوار ہونگے پہر نیک لوگ
بہشت کے اونٹون پر جنکی زین سونے کی اور مہار زمرد کی ہوگی سوار ہوکر محشر مین لائے جاوینگے
اور گنہگارون کو پاؤن پیدل اور کافرون کو موںہہ کے بل کہینچتے لیجاوینگے اور ایک حدیث
مین وارد ہے کہ جب لوگ اپنی قبرون سے اوٹہائے جاوینگے اونکا عمل آدمی کی صورت
مین اونسے ملاقات کریگا مسلمان کا عمل نہایت خوبصورت اور خوشبودار ہیکل مین پہر مومن
سے کہیگا مجہے پہچانتا ہے وہ کہیگا مین نہین جانتا لیکن کیا اچہی صورت اور خوشبو بخشی ہے
تجہے پروردگار نے وہ جواب دیگا تو ایسا ہی تہا دنیا مین مین تو تیرا نیک عمل ہون اور دنیا مین
تجہپر بہت سوار رہا اب تو مجہپر سوار ہو یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا اسی مطلب کی طرف اشارہ ہے اور کافرون
کا عمل نہایت بدصورت اور بدبو مین اونسے ملیگا اور کہیگا مجہے پہچانتا ہے وہ کہیگا نہین
مگر کیا بری صورت ہے تیری اور بوہی بد ہے تجہہ مین وہ کہیگا تو دنیا مین ایسا ہی تہا مین
تیرا عمل بد ہون اور بہت تو مجہپر سوار رہا ہے آج مین تجہپر سوار ہونگا وهم يحملون

اور اد ھم علیٰ ظہورھم اسی سے مراد ہے پھر جو قبرون سے روانہ ہونگے فرشتے نیک و بد اعمال
لکھنے والے اون کے ساتھہ ہونگے اور اونپر گواہ ہونگے مسلمانو نسے کہین گے مت ڈرو اور خوف نکہا
خوش ہو ساتھہ جنت کے وہ جسکا وعدہ تجہے دنیا مین دیا گیا تہا اور کافر و فاسق بری صورتو نمین
ہونگے اندہے اور بعضے سُور کتّے بندر وغیرہ کی شکلون مین اور سود خوار مانند آسیب زدہ کے ایک
جگہہ قرار سے ٹہیر نہ سکین گے اور وہ لوگ جنہون نے مال یتیمون کا ظلم سے کہایا ہے جب قبرون سے
اوٹہین گے آگ کے شعلے اونکے مونہون سے نکلتے ہونگے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے انما
یاکلون فی بطونہم نارا اور غرور والے لوگ چیونٹیونکی شکل مین ہونگے ہر کوئی اونہین روندیگا
اور جو کوئی بے ضرورت مانگتا ہے جب قبر سے اوٹہیگا اوسکے چہرے پر گوشت کا اثر نہوگا جس
کسی نے مسلمان بے جرم کے قتل پر ہان مین ہان ملائی ہوگی اوسکی پیشانی پر لکہا جاوے گا
ناامیدوار ہے رحمت سے خداوند تعالیٰ کی جس کسینے قبلہ کی طرف تہوکا ہوگا اوسکا تہوک اوسکے
چہرے پر پڑا ہوگا جس کسینے دو عورتین کی ہونگی پہر اونمین عدل نہ کیا ہوگا اوسدن اوسکا ایک
پہلو نادار ہوگا جو کوئی دنیا مین چغل خور ہوگا اللہ تعالیٰ اوسکو وہان دو زبانین آگ کی دیگا جو
کوئی ایک بالشت زمین کسی کی زبردستی سے لیگا اوسکو ساتون زمین مین سے بقدر اوس
زمین مغصوب کے اوسکی گردن مین پہنائے جاوینگے اور اسی طرح جسنے مسلمانون کے رستے
مین سے کچھہ زمین دبالی ہوگی جو کوئی غنیمت کے مال سے اونٹ یا گہوڑا یا بکری یا اور کوئی مال
خیانت کریگا اوس چیز کو حق تعالیٰ اوسکی گردن پر سوار کریگا جو کوئی حاجت سے زائد عمارت بناویگا
اوسکو تکلیف دیجاویگی کہ اس عمارت کو اپنے کندہے پر اوٹہاوے جس کسی نے مال کی زکوٰة ادا
ندی ہوگی سونے چاندی کو دوزخ کی آگ مین گرم کرکے داغا جاویگا اور اونٹ گائی بکری
کی اگر زکوٰة ندی ہوگی وہ جانور پچاس ہزار سال تک اوسپر گذرینگے اور اوسکو خوب روندین گے

جو کوئی حاکم ہوگا اگرچہ دس آدمیون پر حکومت کی ہو گردن مین ہاتھہ باندہ کر لایا جاویگا اگر ملکوئی
اور انصاف کیا ہوگا چھوٹ جاویگا ورنہ طوق اوسکی گردن مین ڈالا جاویگا جو کوئی کسی مسئلہ
سے پوچھا گیا پہر باوجود جاننے کے نہ تبلایا اور چھپایا اوسکو آگ کی لگام پہنائی جاویگی جو کوئی
قرآن مین بعبر بوجہے کچہہ کہیگا اوسکو بھی یہی آگ کی لگام پہنائی جاویگی اسلام اور قرآن اور
اعمال صالحہ شفاعت کرینگے اور ثواب مین قاریان قرآن کے مان باپ اونکے زیور پہنائی جاوینگے
اور تاج سر پر رکہا جائیگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگ سے بچنے کی ڈہال اختیار کرو
کہو سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر ابن ابی الدنیا نے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑہیا سفید بالون والی زرد آنکھہ بدصورت شکل
کی صورت لاوینگے اوسکو لوگ دیکہین گے پہر کہا جاویگا اسکو پہچانتے ہو لوگ کہین گے
ہم سب پناہ مانگتے ہین اسکے پہچاننے سے کہا جاویگا یہ دنیا ہے جسکے ساتھہ تم لوگ ایک
دوسرے پر فخر کرتے تہے اور آپس مین حسد اور قطع رحم کرتے تہے پہر اوس دنیای مکارہ عجوز
محتالہ پیرزن نما کو دوزخ مین ڈالدینگے پہر وہ کہیگی ای پروردگار میرے طالب اور اولاد کہان
ہے حکم ہوگا کہ اوسکے اتباع وپیرو بہی اوسکے ساتھہ ڈالدئے جاوین **للمترجم**

معلوم ہوگا حشر مین دنیا طلب سمجھے	کہویا تہا کسکے عشق مین عقل وشعور سب

بیہقی نے عبادہ ابن صامت اور عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے کہ دنیا لائی جاویگی اور جو
چیزین دنیا مین اللہ والی ہین الگ کرلیجاوینگے اور جو چیز خیر خدا کے واسطے ہے آگ مین
ڈالدیجاویگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزین عرش کے نیچے ہونگی قرآن
اور امانت اور رحم پہر یہ تینون شفاعت کرینگے رحم کہیگا الٰہی جسنے مجکو جوڑا اوسپر رحم کر اور جسنے
مجہے کاٹا اوسے قطع کر احادیث مین وارد ہے کہ اسلام اور اعمال اور قرآن اور امانت اور رحم او

ایام دنیا اور موت اور اسی طرح کی چیزین مجسم کر کے سامنے لائی جاویگی بعضے علما اس مطلب کی تاویل کرتے ہین اور یون محمل ٹھہراتے ہین کہ نیک عملون کی اچھی قبول صورت ہو گی اور بد عملونکی ڈراؤنی اور بھیانک شکل بنائی جائیگی اور میزان میں رکھین گے اور اصحاب کشف یعنی صوفیہ کرام ان سب احادیث کے مفاد کو صور مثالیہ پر حمل کرتے ہین مگر اوسپر ایمان لانا چاہیے اور بحث کسی پر نہ کرنا چاہیے

فصل بیان مین کوثر کے

جب لوگ قبرون سے اوٹھین گے پیاس اوسپر غالب ہو گی اور ہر پیغمبر کا اوسدن ایک حوض ہوگا اور ہر امت کی ایک علامت ہو گی کہ اونکے نبی اوس نشان سے اپنی امت کو پہچان لینگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حوض ہوگا نام کوثر جسکے معنی خیر کثیر کے ہین لنبائی چوڑائی اوس حوض کی ایک مہینہ کی راہ کے برابر ہو گی پانی اوسکا سفید زیادہ دودھ سے اور میٹھا زیادہ شہد سے اور سرد زیادہ برف سے خوشبودار زیادہ مشک سے ہوگا اور اوس حوض پر آبخورے ہونگے چمکتے ہوئے جیسے ستارے اور زمین اوسکی یاقوت اور زمرد و مرجان کی ہو گی اور اوسمین دو پرنالے جنت سے گرتے ہونگے اور علامت امت آنسرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ہو گی کہ روشن ہونگے اعضا وضو کے انکے علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ ساقی ہونگے جس کسیکو اوس حوض سے پانی دینگے پھر کبھی پیاسا نہوگا بعض علما کا قول ہے کہ حوض پر پل صراط سے گذر کر پہونچنا ہوگا اور بعض علما قبل از حساب ورود حوض کے قائل ہین اور ظاہر یہ ہے کہ بعض لوگونکو تو قبر سے اوٹھنے کے بعد آب کوثر دیا جائیگا اور بعض گنہگارون کو بسبب معاصی کے اوسوقت نہ ملیگا بعد دوزخ سے نکلنے کے جنت مین داخل ہونیسے پہلے دیا جاویگا ور نہ اسے مین پیاسا رہنا باعث آب کوثر

ملے کا ہوگا مسئر کونکو کوثر کا پانی نصیب نہوگا علما نے کہا ہے کہ اہل ہوا یعنی روافض خوارج معتزلہ اور انسے ہی گمراہ فرقے آب کوثر سے محروم رہینگے اور اہل کبائر کو بعد چھٹکارے کے عذاب دوزخ سے کوثر کا پانی ملے گا

فصل

جب آدمی محشر مین جمع ہونگے دوزخ لائی جاویگی اس مثال سے کہ اوسکے ستر ہزار باگ لگی ہوگی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے تہامبے ہونگے جب دوزخ مخلوق سے سو برس کے فاصلے پر پہنچاوگی جنبش کریگی اور حملہ کریگی اس ہیبت اور غصے سے کہ سارے انبیاء اور فرشتے اوسکے خوف سے گھٹنون کے بل ہو جاوینگے اور نفسی نفسی کہنے لگین گے مگر ہمارے رسول کریم حضرت محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایسے حال پر ملال مین امتی امتی کہین گے حق تعالی ارشاد فرماویگا اولیائی من امتك لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ٹھنڈی کردونگا مین آنکھین تیری امت کی معاملے مین ای محمد ای اکرم الرسل المجید پھر اوسوقت آفتاب قریب کر دیا جاویگا ایک میل کی بلندی کے فاصلے پر اور حرارت اور تیزی اوسکی زیادہ کر دیجاویگی لوگ پسینے مین ڈوبے ہونگے اپنے اپنے گناہون کے اندازہ سے بعضے ٹخنے تک اور بعض تا زانو اور بعض کمر تک اور بعضے مونہہ تک علما نے کہا ہے کہ یہ خلاف عادت اوس روز کی خاصیت سے ہوگا کہ زمین برابر مین جدا جدا اپنے اپنے پسینے مین متفاوت ڈوبے ہونگے اور اوس روز اعمال نیک کا سایہ ہوگا بسبب اعمال صالحہ و ہمیشہ خدا کو یاد کرنے سے و حاکمون کے انصاف کرنیسے اور ضعیفون پر رحم کرنے و خدا سے ڈرتے رہنے اور قرآن کا پڑھنے اور نیکون سے محبت رکھنے خالصاً للہ اور حسن خلق اختیار کرنے و صلہ رحم کرنے اور

جو ایسے ہی کام ہین یہ سب بھلائیان باعث سایہ عرش ملنے کا ہونگے جو لوگ خالصاً لِلّٰہ
بغیر برادری رشتے کے آپس مین محبت رکہتے ہین اور لوگون کو خدا کی راہ سکہلاتے ہین اللہ
کا دوست بناتے ہین ایسے لوگون کو خداوند تعالٰی اوس روز نور کے منبرون پر بٹہلاوے گا
اپر انبیاء اور شہداء غبطہ یعنی رشک کرینگے اور جو لوگ دین کی باتین لوگون کو سکہلاتے ہین اونکو
حق تعالٰی سونے کے منبرون پر جنپر چاندی کے سائبان نصب ہونگے بٹہلاویگا اور یہ سائبان
و منبر مرصع ہونگے مروارید اور یاقوت سے اور پردے اونکے سندس اور استبرق کے ہونگے
پہر جب اوس روز لوگ طول زمانے سے گہبراوینگے ایسے حال مین کہ میدانون مین کہین
مقید ہونگے کہین پسینونمین ڈوبے ہونگے تو آرزو کرینگے کہ کہین اس جگہہ سے نجات پاوین
اگرچہ دوزخ ہی مین کیون نہ ڈالے جائین اوسوقت کوئی شفیع ڈہونڈہتے ہین گے پہلے حضرت
آدم علیہ السلام کے پاس جاوینگے پہر حضرت نوح سے التجا لاوینگے پہر حضرت ابراہیم سے ملتجی
ہونگے پہر حضرت موسی کے نزدیک جمع ہونگے پہر حضرت عیسی علیہ السّلام سے عرض کرینگے
اور شفاعت چاہین گے اِن انبیای ممدوحین علیہم السلام مین سے جو بڑے بڑے اولوالعزم
ہین کوئی اپنے آپ مین مجال شفاعت نہ پاویگا اوسوقت بحضور اشرف المخلوقات افضل الکائنات
جناب محمد مصطفٰے علیہ الوف التحیات الزاکیات کے حاضر ہوکر ملتمس ہونگے آپ اوسوقت شفاعت
کے واسطے مستعد ہو جاوینگے اور جل جلالہ عم نوالہ کے عرش کریم کے پیشگاہ حاضر ہوکر سجدے
مین گرینگے اوسوقت ایک فرشتہ آکر عرض کریگا آپ کیا چاہتے ہین اوسوقت آپ جناب احدیت
سے مخاطب ہوکر التماس کرینگے بارخدایا تونے مجہسے میری شفاعت قبول فرمانیکا وعدہ فرمایا
تہا اب میری شفاعت قبول فرما اور اس مجمع اولین و آخرین مین مجہے اس مرتبہ سے اعزاز
بخش حکم ہوگا ہمنے تیری شفاعت قبول کی اب فیصلہ عباد کے واسطے نزول اجلال کرتا ہون فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں اور لوگون کے ہمراہ منتظر نزول جناب احدیت کھڑا ہونگا
یکایک آواز فرشتون کے اوترنے کی سنونگا کل آسمان اول والے نیچے آجاوینگے اور زمین
اولنے بھرجاویگی آدمیون اور جنون سے جو اوسوقت زمین پر موجود ہونگے اور سبھی موجود
ہونگے ان سب سے اونکی عدت وعدت زیادہ ہوگی اور یہ سب پرے باندہکر مودب کہڑے ہونگے
پہر دوسرے آسمان کے فرشتے اوترینگے جو اول آسمان کے فرشتون سے کہین زیادہ ہونگے پہر تیسرے
آسمان کے فرشتے اوترینگے اسی طرح اہل زمین واہل آسمان اول ودوم سے بہت زائد ہونگے
اسی طور سے ساتون آسمان کے فرشتے اوترینگے اور ہرایک اپنے اگلون سے زاید ہوگا اسکے
بعد حضرت صمدیت جناب رب العزت تشریف لاویگا فی ظلل من الغمام حقیقت اور مراد نزول
سے شاید ایک قسم کی تجلی ہوگی پہر حق تعالی جانورونمین قصاص کا حکم دیگا ہر سینگ والے سے
بے سینگ والا اپنا بدلا لیگا اگر کسی شخص نے ایک چڑیا کو بیفائدہ مارڈالا ہے تو وہ چڑیا پروردگار
عالم وعالمیان سے فریاد کریگی کہ اے رب فلان شخص نے مجہے بیفائدہ مارڈالا تہا نہ تو کہایا
اور نہ کوئی نفع مجہسے لیا نہ زندہ چہوڑدیا تیرے ملک مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ ایک عورت بسبب ایک بلی کے دوزخ مین گئی اوسکو باندہ رکہا اور کہانا نہ دیا نہ اوسے
چہوڑا کہ وہ بیچاری زمین کے کیڑون سے اپنا پیٹ بہرتی اور ایک شخص نے اونٹ کو چارہ
نہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اونٹ قیامت کے روز تیرے ساتہہ جہگڑیگا
جب جانورون کا قصاص تمام ہوگا حق تعالی فرمائیگا سب خاک ہوجاؤ سب مٹی ہوجاوینگے
کافر کہینگے اے کاش ہم بہی مٹی ہوجاتے پہر پروردگار حضرت نوح علیہ السلام کو بلاکر
پوچہیگا کہ میرا پیام خلق کو پہونچایا وہ عرض کرینگے ہان اے پروردگار پہونچایا خداوند تعالی
پہر اونکی امت کو بلاکر پوچہیگا کہ نوح علیہ السلام نے میرا پیام تمکو پہونچایا وہ سب انکار کرینگے

اسی طرح اور امتون سے سوال ہوگا کافر منکر ہونگے حق تعالی نبیون سے گواہ طلب کریگا
وہ سب کہینگے امت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہماری گواہ ہے آنحضرتؐ کی
امت کو پروردگار بلاویگا یہ سب گواہی دینگی کہ انبیاء سچ کہتے ہین کہا جائیگا کہ تمنے کیونکر جانا یہ
کہینگے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک کتاب تیری طرف سے لائے اور فرمایا کہ انبیاء
نے تبلیغ کی سچ ہے حق تعالی فرمائیگا تمنے سچ کہا پھر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اپنی امت کی سچائی پر گواہی دینگے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تین ٹکڑے
ہونگے قیامت کے دن کے اول کفار جھگڑا کرینگے یعنی انکار کرینگے کفر سے دوسرے حق تعالے
آدم علیہ السلام اور نبیون پر کفار کی عذاب ہی کا عذر ظاہر کردیگا اور حجت و برہان اونپر قایم
کردیگا تیسرے یہ کہ نامۂ اعمال ہر ایک کا ہر شخص کے ہاتھہ مین آجائیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا کہ نامۂ اعمال ہر بندے کا عرش کے نیچے ہوگا پروردگار ایک ہوا چلاویگا کہ نامۂ اعمال
ہر ایک کا اوڑکر اوسکے ہاتھہ مین چلا آویگا مومنون کے دہنے ہاتھہ مین پہونچیگا اور کافرون کے
بائین ہاتھہ مین پیٹھہ پیچھے سے اول سطر اوسکی یہ ہوگی اقرء کتابک کفی بنفسک الیوم
علیک حسیبا پڑھ اپنا نامہ کافی ہے تجکو تیری جان کا حساب لینے والا حدیث شریف
مین آیا ہے کہ خوشی ہے اوسکو جسکے نامۂ اعمال مین استغفار بہت ہوگی اور آدمی کے عضو
عضو اوسپر گواہی دینگے اور مکان زمان اوسپر گواہی دینگے یعنی جسوقت اور جس جگہہ جو کچھہ
کیا وہ گواہی دینگے پھر حکم ہوگا حضرت آدم علیہ السلام کو کہ ایک گروہ اپنی اولاد مین سے
دوزخ کے واسطے الگ کرو آپ عرض کرینگے کسقدر حکم ہوگا کہ ہزار مین سے ایک بہشت کے واسطے اور نوسے
۹۹۹ ننانوے واسطے دوزخ کے پھر ترازو قائم کریگا حقتعالی تاکہ نیکی اور بدی بندونکی تولیں میزان کے زبان ہوگی
اور زبان وہ ہے جو ہاتھہ مین لیتے ہیں اور دو پلے اوسکے ہونگے ایسے بڑے کہ اگر زمین آسمان اوسمین

تو لے جاوین تو تل سکتے ہین اور تو لنے والے اوسکے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہونگے
کافرون کا میزان مین کچھ بھی وزن نہوگا حبطت اعمالھم اونکے حق مین ہے صحیحین مین ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ایک شخص بہت موٹا
تازہ لایا جاویگا لیکن برابر مچھڑ کے پر کے اوسکا وزن نہوگا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فلا
نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا ایک حدیث مین آیا ہے کہ جزای حسنات کفار کی دنیا مین
دیدیجاویگی اور آخرت کے واسطے اوسکے لئے کچھ بھی نیکی نہ باقی رہیگی پھر مومنونکی نیکیون
کو ایک پلے مین ترازو کے رکھین گے اور برائیون کو دوسرے پلے مین پھر اگر برائیان نیکیون
سے زیادہ ہونگی اگر خدا چاہیگا بخشدیگا اور اگر چاہیگا عذاب کریگا اور اگر برائیون سے ایک نیکی بھی
زیادہ ہوگی اوس نیکی کو خدا تعالی پھیلا دیگا اور اوسکو بہشت مین لیجائیگا بزار اور بیہقی انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب ابن آدم تلیگا اگر اوسکی میزان
بھاری ہوجاویگی ایک فرشتہ پکاریگا ساری مخلوق اوسکی پکار سنیگی یہ شخص نیک بخت
ہوگیا ہرگز بدبخت نہوگا اور اگر تول اوسکی ہلکی ہوگئی وہ فرشتہ کہیگا یہ شخص بدبخت ہوگیا ہرگز نیک بخت
نہوگا اور احادیث مین آیا ہے کہ سبحان اللہ نصف میزان ہے اور الحمد للہ کل میزان ہے اور لا الہ الا اللہ
سب خلائق سے بڑھکر ہے اور اسی طرح اللہ اکبر ہے اور جسکا نیک بخت ہونہار بچہ مر جاوے اور
وہ صبر کرے اور آنحضرت صلعم پر درود بھیجے اور اور نیکیان بھی موجب ثقل میزان ہونگی اور
ذہبی عمران بن حصین سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ علما کی سیاہی
شہیدون کے خون کے برابر قیامت کے دن وزن کیجائیگی سیاہی علمار کی شہیدون کے خون سے
افضل ہوگی یعنی وہ سیاہی جسکو اونہون نے ہدایت مخلوق اور امانت دین متین مین خرچ کیا ہے
حماد اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ ایک شخص کی قیامت کے دن ترازو مین نیکیان کم دیکھی جاوینگی

یکایک ابر کے ٹکڑون کے مانند اوسکی میزان مین آنا شروع ہونگے کہا جائیگا یہ کیا ہے جواب ملیگا
یہ وہ ہے کہ لوگون کو علم سکھلایا تھا اور یہ نیکی اس شخص کی ہمیشہ جاری رہی ابو الدردا رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص کی ہمت پیٹ اور شرمگاہ کی طرف ہوگی میزان اوسکی ناقص
ہوگی اور جب آدمی محشر مین جمع ہونگے اور کفار مومنین سے الگ ہونگے اور دوزخ محشر کو گھیرے
ہوگی ایک گردن آتش دوزخ سے نکلیگی فرشتے اوسکو کھینچین گے وہ کہیگی قسم ہے پروردگار
کے عزت و جلال کی چھوڑ دو مجکو میرے ازدواج کے ساتھہ وہ پوچھین گے جوڑے تیرے کون ہین
کہے گی ہر متکبر جبار ناہموار پھر چن لیگی اونکو جیسے مرغ دانہ چن لیتا ہے اور اپنے پیٹ مین دھر لیگی
اور پھر ایسا ہی کریگی اور کہیگی چھوڑ دو مجھکو میرے جوڑون کے ساتھہ پھر پوچھین گے تیرے
جوڑے کون ہین کہے گی ہر عہد شکن ناشکر اونکو بھی چن لیگی اور پیٹ مین رکہے گی پھر تیسری
دفعہ بھی ایسے ہی کریگی اور کہیگی چھوڑ دو مجھکو میرے جوڑون کے ساتھہ پوچھین گے کون
ہین تیرے جوڑے کہیگی ہر غرور والا خود پسند فخر کرنیوالا اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ ایک
گردن آگ سے نکلیگی اوسکے دو آنکھین اور ایک زبان ہوگی فصیح کہے گی مین حکم کی گئی
ہون اوس شخص کے واسطے کہ اللہ کے ساتھہ اور کوئی شریک ٹھیراوے اور ساتھہ ہر جبار دشمنی
رکھنے والا ناحق کی اور ساتھہ اوس شخص کے جسنے ناحق کسیکو مار ڈالا ہے پھر ان لوگون کو
چن لیگی اور لوگون سے پانسو برس پہلے اور ابن مرجان اپنی کتاب ارشاد مین کہتے ہین کہ جب
آدم علیہ السّلام کو حکم ہوگا لوگون کو دوزخ مین بھیجنے کے واسطے تو ساتھہ قسم کی مخلوق
دوزخیون سے ہوگی دو قسم کے واسطے ایک گردن دوزخ سے نکلیگی اور چن لیجاویگی جیسا کبوتر
دانہ چنتا ہے اول وہ لوگ ہونگے کہ منکر تھے خدا سے ازراہ تکبر اور انکار کے دوسرے وہ لوگ جو
منکر تھے براہ نادانی اور غفلت کے پھر کہا جائیگا کہ ہر آدمی جسنے خدا کے ساتھہ دوسرے کو پوجا ہے

اپنے اپنے معبود کے ساتھہ ہو جاوے آفتاب پرست آفتاب کے پیچھے ہو لینگے اور آتش پرست آگ کی پیروی کرینگے اور بت پرست بتون کے ہمراہ ہو جاوینگے پھر یہ سب اپنے اپنے معبودون کے ساتھہ دوزخ مین داخل ہونگے اور کہین گے اگر یہ سچے معبود ہوتے کبھی اوسمین داخل نہوتے پھر چوتھی جماعت وہ ہوگی جو خدا کو تو ایک مانتی لیکن نبیون کو نہین مانتی اور اللہ تعالی کی صفات مین جہل کا رستہ پکڑا ہے جیسے یونان کے حکما و کفار پھر پانچوین قسم اور چھٹی مین یہود و نصاری کی محشر مین پیاسے ہونگے کہا جائیگا کیا حال ہے کہین گے ہم پیاسے ہین ہمین پانی دو جواب ملیگا جاؤ اور اشارہ کیا جاویگا دوزخ کی طرف اور دوزخ اوسوقت سراب کی طرح اونکو نظر آویگی وہ اوسمین جاگرینگے اور ایک روایت مین ہے کہ جب پوجنے والے معبودون کے پیچھے لگ چلین گے ایک فرشتہ بصورت عیسی علیہ الصلوہ والسلام کے نصاری کے واسطے اور ایک فرشتہ بصورت عُزیر علیہ السلام یہود کے واسطے ظاہر ہوگا وہ لوگ اوسکی پیروی کرینگے وہ دونون اونکو دوزخ مین جا گرادینگے قاضی صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین فقیر کہتا ہے ظاہر یہ ہے کہ یہود و نصاری مین سے جنہون نے پرستش عیسی اور عزیر علیہما الصلوۃ والسلام کی کی ہوگی وہ چوتھی جماعت مین داخل دوزخ ہونگے اور جنہون نے اونمین سے ان دونون کو رسول جانا اور اونکو پوجا نہین لیکن بسبب انکار حضرت خاتم الانبیاء کے کافر ہوگئے وہ لوگ پانچوین اور چھٹی جماعت مین داخل دوزخ ہونگے جب باقی نرہین گے مگر مومن اور اونمین منافق بھی ہونگے حق تعالی ظہور فرمائیگا اور فرمائیگا لوگون نے اپنے اپنے معبودونکی پیروی کی تم بھی اپنے معبود کی پیروی کرو وہ عرض کرینگے واللہ ہمنے سواے خدا کے اور کسی دوسرے کی عبادت نہین کی ہے حق تعالی فرمائیگا مین تمہارا پروردگار ہون وہ کہین گے ہم منتظر ہین اپنے پروردگار کی اوس علامت کے ساتھہ کہ ہم پہچانتے ہین دیکھین اوسکو اوس وقت

حق تعالی تجلی فرمائیگا اس طرز سے کہ فرمایا ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود

بی سبب کیونکہ لب خم پہ افغان ہوگا		شور محشر سے بہرا اوسکا نمکدان ہوگا	

حکم ہوگا سجدے کا خاص مؤمن سجدہ کرینگے اور منافقون کی پیٹھ تختہ ہوجاویگی اور چپٹ گر پڑینگے سجدہ نہ کرسکینگے پہر یہ لوگ دوزخ مین ڈالدئے جاوینگے پہر مسلمانون سے حساب کتاب شروع ہوگا اونکے عمل میزان عدل مین تلینگے پہلے اونسے خونریزیون کا سوال ہوگا مقتول کہیگا ای پروردگار اس قاتل سے پوچہہ کہ مجہے اسنے کیون مارا حق تعالی پوچہیگا اور وہ دانا ہے سب کے حال سے غازی فی سبیل اللہ کہیگا مینے اسکو اسواسطے قتل کیا تہا کہ تجہکو خاص عزت اور بزرگی ہے حق تعالی فرمائیگا سچ بولا تو پہر حق تعالی اوسکا چہرہ مثل آفتاب کے روشن کردیگا اور فرشتے اوسکی جلوداری کرینگے اور بہشت تک اوسکے ساتہہ تکریمًا جاوینگے دوسرا قاتل کہیگا مینے اسکو اسلئے مارا تہا کہ عزت خاص مجہے کو ملے حق تعالی فرمائیگا تو بیشک تباہ ہوا پہر وہ دوزخ مین جاویگا پہر اور جہگڑون قصون مین بدلے کا حکم ہوگا یہانتک کہ اگر کسی نے دودہ مین پانی ملاکر بیچا ہے اوسکو تکلیف دیجاویگی کہ دودہ کو پانی سے الگ کرے اور پوچہا جاویگا لوگون سے بدن کی تندرستی اور سلامتی کان اور آنکہہ سے اور اور نعمتون سے کہ کہان اور کس موقع پر ان سب کو صرف کیا تم لوگون نے اور پوچہے جاوینگے علم سے کہ اوسپر عمل کیا تہا یا نہین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم کو نہ چہپاؤ کیونکہ خیانت علم مین زیادہ سخت ہے خیانت سے مال مین حق تعالی اوس سے سوال کریگا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ آدمی سے عزت اور مرتبے کا سوال ہوگا جیسا کہ مال سے سوال ہوگا اور برتاؤ سے بیویون اور اموال اور غلامون مین سوال ہوگا پہر جب اعمال سے پوچہہ ہوگی تو پہلے نماز سے سوال ہوگا اور نماز تولی جاویگی نماز کا اللہ کے نزدیک وزن ہے اگر اوسمین نقصان ہوگا

فرائض کا نوافل سے خیر نقصان کیا جاویگا پہر زکاۃ سے پوچھہ ہوگی پہر اور اعمال سے ایک حدیث
مین آیا ہے پہلے نماز مین نظر ہوگی اور دیکھی جاویگی اگر وہ نماز قبول ہوگی اور اعمال مین غور ہوگا
جس کسی نے کسی قوم کی امامت کی ہے چاہیئے کہ وہ امام خدا سے ڈرتا ہوا اور یہ جانتا ہو کہ
نماز پڑہاتے وقت وہ ضامن ہے اگر اچھی طرح سے امامت کی ہے اوسکو ثواب ملیگا مثل اور
مقتدیوں کے اور جو کچہہ نقصان کیا ہوگا وہ اوسکی گردن پر دہرا جاویگا صرف تین چیز سے البتہ
سوال نہوگا اوتنا کپڑا جس سے ستر ڈہکا ہے اور اوس روٹی کے ٹکڑے سے بھی پوچھہ نہوگی
جس مقدار سے بہوک دفع کی ہے اور اوس گہر سے بھی حساب نہوگا جو اتنا بنایا تہا جس سے
گرمی سردی دفع ہوسکے اور پہر اس بات سے پوچھہ ہوگی کہ کس سے دوستی کی تہی اور کس سے نہیں
کی اسی طرح دشمنی بھی حقتعالی فرمایگا جو کوئی میرے دوستون سے محبت نکرے اور میرے
دشمنون سے عداوت نکرے اوسکو میری رحمت نہ پہونچیگی پہر بادشاہون اور قاضیون
اور حاکمون اور سرداروں سے پوچہہ ہوگی کہ اپنے زیردستون اور رعایا اور خادمون سے
کیا برتاؤ کیا آیا عدل اور حسن سلوک کیا یا جبر و زبردستی کی اور عورتون سے اس بات کی
پوچہہ ہوگی کہ اولاد کو کیا سکہلایا اور شوہر کے مال مین کیا کیا اور اسی طرح غلام سے سوال
ہوگا سید کے مال مین اور جب بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے حق تعالی فرشتون کو جو اوسپر
مقرر ہین اور اعمال لکہتے ہین وہ گناہ بہلا دیتا ہے اور اسی طرح جوارح یعنے اوسکے ہاتھہ
پاؤن اور زمین اور گواہی دینے والے وغیرہ بھی بہلا دئے جاتے ہین اور اگر کسی مسلمان کو
دنیا مین کوئی مصیبت پہونچی ہوگی حتی کہ اگر کوئی کانٹا اوسکے پاؤن مین چبہا اور اوسنے
اسکو موجب اجر سمجہا اور صبر کیا تو یہ سب تکالیف اوسکی گناہون کا عوض ہوجاوینگی اور
گناہ کی سزا سے آخرت مین محفوظ رہیگا پہر بعد وزن اعمال اور حساب کتاب کے اگر اللہ کے

حقوق مین سے کوئی حق اوسکے ذمہ پر ثابت ہوگا حق تعالی کو اوسکا اختیار ہے جاہے گا بخشدیگا چہپا ڈالیگا چاہے گا عذاب کریگا امام احمد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالی مسلمان بندے کو قیامت کے دن اپنے نزدیک کریگا اور فرمایگا اپنا نامۂ اعمال پڑہ جب وہ اپنا نامۂ اعمال پڑہتے وقت کوئی نیکی دیکہیگا خوش ہوگا حق تعالی فرمائیگا نیکی مینے تجہسے قبول کی وہ سجدے مین گر پڑیگا پہر جب کوئی گناہ اپنا پڑہیگا غمگین ہوگا اور ڈریگا حق تعالی فرمائیگا مینے تجہکو بخشدیا پہر سجدہ کریگا اور لوگ اوس سے اور کچہہ نہ دیکہینگے مگر سجدہ لوگ آپسمین کہینگے کیا اچہا آدمی ہے کہ اسنے کچہہ گناہ ہی نہین کیا ہے اور نہین جانینگے کہ درمیان اوسکے اور درمیان پروردگار کے کیا گذرا اور اس حساب کو حساب یسیر یعنے آسان کہتے ہین حاکم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز مین یہ دعا مانگی اللہم حاسبنی حسابا یسیرا پہر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے حضرت عائشہ نے پوچہا یا حضرت حساب یسیر کیا ہے فرمایا وہ حساب یسیر ہے کہ حق تعالی نامۂ اعمال مین گناہ دیکہلے اور اوسکو بخشدے من نوقش فی الحساب یا عائشۃ ہلک اور حق تعالی زیادہ مہربانی فرمائے عوض گناہ کے نیکی کا ثواب مرحمت کرے چنانچہ خود اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے یبدل اللہ سیاتہم حسنات اور مسلم ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک شخص کو قیامت کے دن لاوینگے اور چہوٹے گناہ اوسکے اوس کو دکہلائے جاوینگے وہ اونکا اقرار کریگا اور بہت ڈریگا اور گناہ کبیرہ سے اور بہی ڈر رہا ہوگا پس حکم ہوگا بجای ہر گناہ کے ایک نیکی کا ثواب اوسکو دیا جاوے پہر وہ بزرگ ثواب کی طمع مین کہینگے ابہی تو میرے اور بہی گناہ ہین کہ اونکا ابہی شمار ہی نہین ہوا جناب

سرور کائنات اس بات سے ہنسے اور اتنا ہنسے کہ آپکے دندان مبارک ظاہر ہو گئے ابن ابی حاتم سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ ایک شخص کو قیامت کے روز اوسکا نامہ اعمال دیا جاویگا وہ اوسمین برائیان پڑھیگا اور ڈرتا ہوگا اور نیچے نامہ کے جب نظر کریگا حسنات پڑھیگا پھر جو اوپر صحیفہ کے نظر دوڑاویگا برائیوں کی جگہہ نیکیان لکھی دیکھیگا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ بعض لوگ قیامت کے دن دوست رکھین گے کہ کاش ہمنے اور گناہ کیون نہ کئے اور یہہ وہ لوگ ہین جنکی شان مین ارشاد ہوا ہے یبدل اللہ سیئاتھم حسنات اس جگہہ دو معنی ہو سکتے ہین ایک یہ کہ خاص بندے سبحر دصدور گناہ کے اسقدر ندامت اوٹھاتے ہین اور جناب الٓہی مین عاجزی اور توبہ کرتے ہین کہ وہ گناہ حسنات کا کام کرتا ہے اور رحمت کا باب اونپر کھلتا ہے دوسرے وہ لوگ ہین جو غرق دریای عشق ومحبت الٓہی ہین کبھی اگر اونسے غلبۂ حال مین ایسے عمل صادر ہوتے ہین جو خلاف شرع ہین مثل سماع اور وجد اور رہبانیۃ اور ترک جمعہ اور جماعات چلہ کشی کے حال مین اور کلمہ خلاف ظاہر شرع کے اونسے صادر ہو جاتے ہین پس ایسے اعمال کو پروردگار اونکے عشق ومحبت کے خیال سے نیکیون کا ثواب دیگا مولوی روم فرماتے ہین ؎

ہر چہ گیرد علتی علت شود	کفر گیرد کاملی ملت شود
کار پاکان را قیاس از خود مگیر	گرچہ ماند در نوشتن شیر و شر
او بدل گشت و بدل شد کار او	لطف گشت و نور شد ہر نار او

اور جو کہ حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ چھوٹے گناہ اوسکو دکھلائے جائین گے اور بڑے پوشیدہ رکھے جاوینگے اسکے یہ معنی ہین کہ عوض چھوٹے گناہون کے نیکیان دیجاوینگی اور اگر کبھی بمقتضای تقدیر اوس سے کوئی گناہ کبیرہ ہو گیا ہوگا وہ چھپا ڈالا جاویگا

اور وہ گناہ معاف کردیا جاویگا اور جو کچھ بندوں کے حقوق سے اگر کسی کے ذمہ ہونگے ہرگز
نہ بخشے جاوینگے بلکہ نیکیاں قرضدار کی اور ظالم کی قرضخواہ اور مظلوم کو دلائے جاوینگے
اور اگر نیکیاں اس قرضدار اور ظالم کی کافی نہونگی اور ابھی حقوق لوگوں کے اوسپر باقی
ہونگے تو برائیاں قرضخواہوں اور مظلوموں کی قرضدار اور ظالم پر ڈالکر وہ دوزخ مین بھیجدیا
جاویگا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین لائق تجھکو کہ مرے تو اور کسی کا قرض
تجھپر باقی رہے کیونکہ آخرت مین دینار و درم نہونگے قرض کے بدلے مین نیکیاں یحیا و بیگی
یا مدیون و مظلوم کی برائیاں ظالم کے اور قرضدار کے اوپر لادی جاوینگی اور فرمایا آپ نے
کہ اگر کوئی شخص قرضدار راہ خدا مین شہید ہوجاوے پھر زندہ ہو پھر شہید ہو تو بھی داخل
بہشت نہوگا جب تک کہ اپنا قرض ادا نہ کرلے اور فرمایا کہ نامۂ اعمال گناہوں کا تین قسم
کا ہوگا ایک تو شرک کے بابت جو ہرگز نہ بخشا جاویگا دوم بابت حقوق اللہ تعالی کے پروردگار
اپنے حقوق کے بخشنے مین کچھ پروا نکریگا تیسرے ظلم عباد او نمین ضرور قصاص ہوگا اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مفلس وہ ہے جو نماز روزہ وغیرہ نیکیاں تو رکھتا ہے لیکن کسی
کو گالی دے بیٹھا ہے یا کسی کا مال ہضم کرلیا ہے یا کسی کو ناحق مار ڈالا ہے یا کسی کو مار بیٹھا
ہے پس ہر ایک ان لوگوں مین سے اوسکی نیکیاں تقسیم کرلین گے پھر جب نیکیاں اوسکی
کچھہ نرہین گے مظلوموں کے گناہ اوسپر لادے جاوینگے اور دوزخ مین پھیکا جاویگا مگر
ہان اگر حق تعالی ہی فضل فرماوے تو یہ ہوسکتا ہے کہ اپنی طرفسے مدیون کا عوض دیکر اوسکی
رہائی فرماوے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مدیون ہوا اور اوسنے ادا کرنے
کی نیت رکھی لیکن اوسکو میسر نہوا حق تعالی اوسکی طرفسے ادا کردیگا اور اگر اوس کی نیت
ادا کرنے کی نہین تھی تو بدلا حسنات و سیئات سے کریگا اور باوجود اسکے اگر قرض اپنے اوپر

بطور اصراف کر لیا ہو گا البتہ ماخوذ ہو گا اور بنا بر ضرورت کے یا واسطے تقویت کے جہاد پر یا واسطے تعفف
کے شادی مین یا واسطے مکفن کسی مردہ فقیر مسلمان کے قرضدار ہو گیا ہو گا اور نیت ادا کرنیکی رکہتا تہا
حق تعالی اوسکی طرف سے ادا کر دیگا اور اگر زیادہ مہربانی فرمائیگا مظلومون کو انعامات دیکر خوش کر دیگا
تاکہ اوسکو بخشدین اور اپنے ساتھہ اوسے بہی بہشت مین لیجاوین +

فصل

بعضے مسلمانون کو حق تعالی بہشت مین بغیر حساب کے داخل فرمائیگا اور اونکو حساب سے معاف رکہیگا
اور صحیحین مین ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عرض
کی گئین مجہپر استین انبیای سابق کی بعض پیغمبرون کے ساتھہ ایک ہی شخص
مومن ہے یا بعض کے ہمراہ دو شخص ہین اور بعض نبی ایسے گزرے ہین کہ اونکے ہمراہ کوئی
نہین ہے اور بعض کے ہمراہ ایک جماعت ہے اور پہر فرمایا آپنے کہ مینے دیکہا ایک بڑی بہاری
جماعت کو کہ افق اونسے بہر گیا تہا اور ہر طرف اسی طرح سے سواد کثیر دیکہا پہر مجہسے ایک کہنے والے
نے کہا کہ یہ آپکی امت ہے انکے ہمراہ ستر ہزار آدمی ہونگے جو جنت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے پہر
آپنے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کرتے داغ نہین لگاتے بد فالی نہین لیتے خاص اللہ ہی پر
بہروسہ رکہتے ہین عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کاش مین اس جماعت مین ہون فرمایا تو اونمین
سے ہو گیا اور ایک شخص نے عرض کیا کہ مین بہی یہ امید رکہتا ہون ارشاد ہوا عکاشہ تجہپر سبقت لیگیا
اور اسی طرح صحیحین مین ابوہریرہ سے اور مسلم مین عمران بن حصین سے آیا ہے اور حدیث ابوامامہ
مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مجہسے وعدہ فرمایا ہے میرے پروردگار نے کہ ستر ہزار آدمی
تیری امت سے بغیر حساب کے داخل بہشت ہونگے اور ہر ہزار آدمی کے ساتھہ ستر ہزار آدمی ہونگے اور

بن لیس پروردگار کے لپیون سے اور لیس اوسے کہتے ہین کہ دونون ہتھیلیان بہر کر ہو اور حدیث
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین نزدیک احمد وغیرہ کے آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے داخل بہشت
ہونگے اونکے مونہہ چودھوین رات کے چاند کی مانند چمکتے ہونگے آپ فرماتے ہین پس مینے زیادہ
طلب کیا خدا سے تو اور بڑہایا حق تعالی نے ہر ایک متنفس کے ساتھہ اون ستر ہزار مین سے ستر ستر
ہزار آدمی ہونگے ایک اور حدیث مین آیا ہے وہ لوگ جو خداوند کریم کی حمد کرتے ہین رنج و راحت
مین وہ داخل بہشت ہونگے بغیر حساب اور ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ شہدای فی سبیل اللہ
داخل بہشت ہونگے بغیر حساب کے ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ رات کے اوٹھنے والے
اور ایک حدیث مین اہل فضل اور اہل صبر اور آپس مین محبت رکھنے والے اللہ کے واسطے داخل
ہونگے جنت مین بغیر حساب کے اہل فضل وہ ہین کہ اونپر کوئی ظلم کرے تو وہ صبر کرتے ہین اور اگر
کوئی اونکے ساتھہ برائی کرے تو بخشدیتے ہین اور اگر کوئی اونکے ساتھہ جہالت کرے تو تحمل کرتے ہین
اور اہل صبر وہ ہین کہ طاعت خدا پر اور گناہ سے بچے رہنے پر صبر کرتے ہین اور اللہ کے واسطے
دوستی رکہنے والے وہ ہین کہ اوسیکے واسطے سب سے دوستی کرتے ہین اور بغیر تعلق دنیاوی للہ ملاقات
رکہتے ہین اور احادیث مین آیا ہے کہ جو کوئی رنج و مصیبت مین صبر کرے اور جو کوئی حج وغیرہ
مین مرے اور اہل عرفان و احسان اور طالبان علم اور جو عورت خاوند کی تابعدار ہو اور اولاد والدین
کی فرمانبردار اور وہ شخص جو بسبب محتاجی کے دو کپڑے نہین رکہتا اور دو طرح کا کہانا نہین کہا سکتا
اور پینے کی چیز دو قسم کی نہین رکہتا اور جو کوئی دنیا کی طرف رغبت نہین رکہتا اور وہ نیک بخت
جو خدا کے خوف سے روتا ہے یہ سب کے سب بغیر حساب داخل بہشت ہونگے اور اصبہانی انس سے
روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت خیر البشر نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تولین قائم ہونگی
اہل نماز و روزہ و حج کو ثواب دیا جاویگا تول کر اور اہل بلا یعنے جو دنیا مین ہمیشہ کسی نکسی بلا مین

گرفتار رہے ہین لائے جاوینگے نہ تو تول اونکے واسطے قائم ہوگی اور نہ اعمال کے دفتر اونکے کھولے جاوینگے
اونپر بے حساب ثواب ڈالا جاویگا یہانتک کہ اہل عافیت تمنا کرینگے کاش اونکے بدن دنیا مین قینچیون سے کترے
جاتے حق تعالی فرماتا ہے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب بیشک دئے جاوینگے صبر کرنیوالے اپنا بدلا
بے انتہا پھر حسب دعا وہ دونکو دوزخ مین جانیکا اور مومنونکو بہشت مین داخل ہونیکا حکم سنایا جاویگا مومنونکو موافق
اعمال کے پروردگار نور بخشیگا بعض شخصونکا نور مانند پہاڑ کے ہوگا اور بعضونکا مانند کھجور کے درخت کے پھر کم سے کم
جسکا نور ہوگا وہ اوسکے پاؤن کے انگوٹھے مین ہوگا کبھی ظاہر ہوجاویگا کبھی چھپ جاویگا اور کافرون
منافقونکے پاس نور نہوگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور اور بعض احادیث
مین آتا ہے کہ منافقونکا بھی نور ہوگا مگر پل صراط پر بجھ جاویگا پھر وہ مومنون سے کہینگے ذرا ہمارے اوپر بھی نظر
کرو ہمکو بھی اپنے نور مین سے حصہ لینے دو وہ جواب دینگے ارجعوا وراءکم فالتمسوا نورا
یعنی پیچھے لوٹ جاؤ جہان خداوند کریم نے ہمکو نور تقسیم کیا ہے وہان سے تم بھی مانگ لاؤ یا یہ کہ
دنیا مین پلٹ جاؤ وہان ایمان اور اچھے کام کرکے نور حاصل کر لاؤ کہ یہ ہمارا نور وہین کا نتیجۂ ایمان
واعمال صالحہ ہے اور یہ ممکن نہوگا اوسوقت مومنون کو ایک دیوار مثل دیوار قلعی کے سامنے آویگی
اوسمین در ہونگے مومن اون دروازون سے نکل جاوینگے منافق اسی طرف رہجاوینگے
اندر کی طرف اوس دیوار کے رحمت ہوگی یعنی بہشت چل رہی ہوگی اور باہر کی جانب اوسمین
عذاب دوزخ ہوگا منافق مومنون کو پھر پکارینگے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ملت اسلام
مین وہ جواب دینگے ہان تم ہمارے ساتھ تھے مگر تمنے اپنی جانون کو فتنے مین یعنے
کفر و گناہون مین مبتلا کردیا تھا اور بہت خراب عقیدے اور برے اعمال تمنے اختیار کئے تھے ظاہرا
آیات اور احادیث مین جو نور منافقین نہونے پر دلالت کرتے ہین مراد اون سے وہ منافقین
ہین کہ باطن مین کفر رکھتے تھے اور ظاہر مین بطور تقیہ اور ہنسی کے کلمہ گو تھے ایسون کے پاس

مطلق نور نہو گا کیونکہ اصل نور ایمان ہے اور ایمان دل سے تعلق رکھتا ہے اور حدیثون مین یہبی آیا ہے کہ منافقون کا نور بجھہ جاویگا مراد اوس سے توحید والے اور فرقہا ی مبتدعہ ہین روافض اور خوارج اور معتزلہ اور انکی طرحکے گمراہ فرقے کہ انکا نور ایمان بدعت کے دہوئین سے بجھہ جاویگا

فائدہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز نور ہوگی پل صراط پر اور جو کوئی اندہیرون مین مسجد و نمین جاتا ہے اوسکا نور پورا ہوگا قیامت کے دن اور فرمایا آپنے جو کوئی سورۂ کہف جمعے کے روز پڑہا کریگا اوسکو قدم کے نیچے سے آسمان تک نور ہی نور ہوگا قیامت کے دن اور فرمایا آپنے اگر ایک صالح شخص دنیا مین اندہا ہوجاوے تو قیامت کے روز اوسکے پاس بہی نور ہوگا اور فرمایا آپنے جس کسینے خدا کی راہ مین تیر پہینکا اوسکے پاس بہی نور ہوگا اور فرمایا آپنے بازار مین چلتے پہرتے اللہ کی یاد کرنیوالے کے واسطے ہر بال کی جڑ سے نور ظاہر ہوگا اور فرمایا آپنے جسنے کسی کی سختی دنیا مین دور کی ہوگی اوسکے لئے ایک مشعل ہوگی نور سے اوپر پل صراط کے جسکی روشنی سے ایک عالم روشن ہوجاویگا وہ عالم جسکا احاطہ نہین کرسکتا کوئی مگر پروردگار اور فرمایا آپنے کہ بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم اندہیرا ہوگا قیامت کے روز +

فصل

میدان محشر کو دوزخ گہیرے ہوگی جنت کی طرف جانیکو دوزخ کے اوپر سے ایک پل ہوگا جسکو صراط کہتے ہین بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز اور اوسپر کانٹے اور آنکڑے ہونگے کافر اور منافق دوزخ مین گر پڑینگے اور صراط پر عبور نکرسکین گے اور مومن اوسپر سے گذر جاوینگے بقدر اپنے اپنے اعمال کے بعضے مثل برق بعضے مانند تیز ہوا کے بعضے جیسے تیز رو گہوڑا بعضے جیسے شتر تیز رو بعضے مثال پیادۂ تیز رو کے بعضے مثل سست رفتار پیادے کے اور بعضے بخرابی و دقت

زخمی ہوکر مصیبت بہگت کر نجات پاوینگے اور بعضے بسبب اپنے گناہون کے دوزخ مین گر پڑینگے
حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی مسلمان کی حاجت برآری کی غرض سے حاکم کے پاس واسطہ ہے گا
حق تعالی پل صراط پر گرنے مین اوسکی مدد فرمائیگا اور جو کوئی بخوبی صدقہ دیگا بخوبی پل صراط سے
گذر جاویگا - حدیث شریف مین آیا ہے جو کوئی لوگون کو آنحضرت کی سنت سکہلاویگا ایک نور پل پر
دیکر لگا - وہب ابن منبہ سے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حق تعالی سے پوچہا کہ تیرے
صراط پر سے کون گذریگا فرمایا وہ لوگ جو میرے حکم پر راضی رہتے ہین اور اونکی زبان میرے ذکر مین
تر رہتی ہے - ابن مبارک اور ابن ابی الدنیا سعید بن ابی ہانی سے روایت کرتے ہین کہ صراط روز قیامت
مین بعض لوگون پر باریک زیادہ بال سے ہوگی اور بعض پر مثل ایک چوڑے چکلے میدان کے ہوگی حق تعالے
فرماتا ہے وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا
ونذر الظالمین فیہا جثیا صراط پر سے گذرنا ہے جو دوزخ کی پشت پر ہوگی بعضے لوگ
جب بہشت مین داخل ہوجاوینگے کہینگے اے پروردگار تو نے وعدہ فرمایا تہا ورود دوزخ
کا مگر ہمنے تو اوسے نہ دیکہا حکم ہوگا جب تم اوپر سے گذرے تہے وہ سرد کردی گئی تہی اور طبرانی
یعلی بن امیہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ اوسدن
مسلمانون سے کہیگی جلد گذر جا مجہپر سے اے مومن کہ تیری نور نے میری آگ کو سرد کردیا ہے - حدیث
مین آیا ہے کہ جس کسی کے تین بچے نابالغ مرے ہونگے وارد دوزخ نہو گا مگر بطور گذرنیکے اور حدیث
مین آیا ہے کہ جو کوئی نگہبانی مسلمانون کی کفار سے کریگا وارد دوزخ نہو گا مگر قسم کے حلال ہونیکو
بخاری مین ابو سعید خدری سے مروی ہے رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے کہ جب مومن آگ سے نجات پاوینگے روکے جاوینگے ایک پل پر جو بہشت و دوزخ کے
درمیان مین ہوگا پہر بدلا دلوایا جاویگا بعضے کا بعض سے زیادتیون میں پہر جب اوس سے

پاک ہونگے بہشت مین داخل ہونگے بس قسم اوس ذات کی جسکے ہاتھہ مین جان محمدؐ کی ہے کہ ہر ایک
تم مین سے اپنے اپنے گھر کی راہ لوگے جیسا دنیا مین اپنے گھرونکو پہچانتے ہو علما مین اس حدیث
کی تفسیر مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ ایک اور پل ہوگا بعد پل صراط کے اور بعضے کہتے ہین
کہ کنارے اوسی پل کے واسطے قصاص کے کہڑے کیئے جاوینگے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قصاص سوا
اوس قصاص کے ہوگا جو پہلے صراط پر گذرنیسے ہوچکا ہے وہ قصاص دخول دوزخ ہوگا اور یہ قصاص
صرف ساتہہ قید رکہنے کے ہوگا یعنی اک مدت تک جنت مین جانیسے روک رکہے جاوینگے ؎

فصل

ایک جماعت مسلمان جب دوزخ سے نجات پاویگی اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے مگر بسبب بعض گناہونکے
جنت مین نہ جاسکیگی تو ایک قلعہ مین جو درمیان بہشت اور دوزخ کے ہوگا قید رہیگی یہ وہی قلعہ ہے
جسکو اعراف کہتے ہین فرمایا حضرت رسالت پناہ صلعم نے اعراف ایک دیوار ہوگی بہشت و دوزخ
کے بیچ مین اور اعراف والے وہ گنہگار ہونگے جو مقید ہونگے اللہ تعالی کے حکم سے اوس دیوار
کے کنارہ پر آکر دوزخیون کو بسبب مونہہ کالا ہونیکے اور بہشتیون کو سفید مونہہ ہونیکے ساتہہ
پہچانینگے جب اہل بہشت کو دیکہین گے دخول جنت کی آرزو کرینگے جب اہل دوزخ پر نظر ڈالین گے
اونکے حال سے پناہ مانگیں گے ساتہہ پروردگار کے آخر کو اللہ تعالی اپنے فیض عمیم اور فضل کریم
سے اونکو بہشت مین داخل کریگا فرماتا ہے اهؤلاء الذين اقسمتم لا ينالهم الله
برحمة ادخلوا الجنة لا خوف عليكم ولا انتم تحزنون آیا یہ وہی لوگ ہین جن کے
حق مین تم قسم کہاتے تہے کہ اللہ انکو اپنی رحمت نہ پہنچاویگا یعنی فقرای مسلمین کہ کفار انکو ذلیل
سمجہتے اور کہتے تہے کہ یہ اللہ کی رحمت سے محروم ہین سو پروردگار اونکے خیال کے جواب مین

ارشاد فرماتا ہے داخل ہو جنت مین نہین خوف ہے تمپر اور نہ تم غم کہاؤگے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ اصحاب اعراف وہ مرد ہونگے جو اللہ کی راہ مین شہید ہو گئے ہونگے مگر مان باپ کے نافرمان تہے بسبب شہادت کے دوزخ مین تو نہ جاوینگے۔ مگر نافرمانی والدین کے سبب سے جنت مین بہی نہ جاوینگے جب تک کہ اونکا چربی دار گوشت خشک نہولے گا اوسوقت حقتعالی اپنی رحمت سے اونکو داخل بہشت کریگا اور اس حدیث سے ایسا پایا جاتا ہے کہ شہادت سے ہر چند گناہ بخشے جاتے ہین چنانچہ حدیث مین یہ آیا ہے کہ تلوار مٹا دینے والی گناہونکی ہے مگر حقوق عباد بخشے نجاوینگے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو کوئی اوسکی نیکی اوسکے گناہون سے ایک عدد بڑہ جاویگی داخل بہشت ہوگا اور جسکی بدی ایک بہی نیکیون سے بڑہ گئی وہ داخل دوزخ ہوگا اور جنکی نیکیان اور بدیان برابر سرابر ہو رہین وہ لوگ صراط پر محبوس کئے جاوینگے وہی اہل اعراف ہین مومنون کا نور اونکو بہشت مین پہونچا دیگا اور منافقون کا نور بجہہ جاویگا مگر اصحاب اعراف کا نور روشن رہیگا اس وجہ سے طمع دخول بہشت کی رکہینگے آخر کو داخل جنت ہورہینگے غرضکہ اعراف کو ایک منزل بین المنزلین نہ جاننا چاہیے جیساکہ بعض اہل ہوا نے کہا ہے کیونکہ اعراف مین خلود نہین ہے ؛

فصل

شفاعت اکرم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانبیاء علیہم السلام اور صدیقون اور شہداء اور اولیاء او علماء وصلحاء اور بچون کی جو دودہ پیتے مرے ہونگے اور شفاعت اعمال صالحہ کی مثل تلاوت قرآن اور نماز روزہ وصدقہ وغیرہم کی حق ہے جس کسیکو اللہ تعالی حکم کریگا اور جسوقت حکم کریگا شفاعت کرینگے اور اونکی شفاعت قبول ہوگی بعضون کو قبر مین بہی

شفاعت پہونچیگی فرمایا آنحضرت صلعم نے سورۂ ملک کو ھِیَ المَانِعَۃُ ھِیَ المُنجِیَۃُ مِن عَذَابِ اللّٰہِ اور بعضون کو میدان حشر مین شفاعت پہونچیگی مستحق دوزخ داخل دوزخ نہوگا اور بعضے لوگ بعد دخول دوزخ کے شفاعت سے وہان سے رہائی پاوینگے اور بعض کو جنت مین بسبب شفاعت کے درجات عالیہ میسر ہونگے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالی نے مجھے اختیار دیا ہے اسبات مین کہ نصف امت میری اور ایک روایت سے دو تہائی امت میری بغیر حساب وعذاب کے داخل بہشت ہوگی اور شفاعت کے معاملے مین واسطے اپنی امت کے سو مینے شفاعت اختیار کی اور وہ واسطے ہر مسلمان کے ہوگی اس مقدمے مین بہت سی احادیث وارد ہین فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شفاعت میری اون لوگون کے واسطے ہوگی جنہون نے گناہ کبیرہ کئے ہونگے اور فرمایا آپنے مین نہایت اچھا شخص ہون واسطے برون کے میری امت سے لوگون نے عرض کیا کیونکر یا رسول اللہ فرمایا آپنے بد میری شفاعت سے جنت مین جاوینگے اور نیک اپنے اعمال سے جاوینگے اور فرمایا آپنے کہ مین شفاعت کئے جاؤنگا کئے جاؤنگا یہانتک کہ کہونگا ای پروردگار میری شفاعت اوس شخص کے بارے مین بھی قبول فرما کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے حق تعالی فرمائیگا قسم مجھکو میری عزت وجلال کی کہ کسی شخص کو دوزخ مین نرہنے دونگا جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور فرمایا آپنے کہ جسنے اذان سُنکر یہ کہا اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ آخر تک اوسکو میری شفاعت پہونچیگی اور فرمایا آپنے جو کوئی ثابت قدم رہیگا مدینۂ طیبہ کی سختی پر اور وہین رہیگا اوسکے واسطے گواہ اور شفیع مین ہونگا اور فرمایا آپنے کہ جو کوئی مکے شریف یا مدینہ منورہ مین مرا اوسکی بھی شفاعت کرونگا اور فرمایا آپنے جو کوئی میری زیارت کو آویگا واجب ہوجاویگی مجھپر شفاعت اوسکی اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کریگا اوسپر واجب ہوگی میری شفاعت اور فرمایا آپنے

بہت درود بہیجا کرو مجہپر جمعے کے روز اور شب جمعہ کو جو ایسا کریگا مین اوسکا شاہد اور شفیع ہونگا
اور فرمایا آپنے جو کوئی صبح و شام دس دس بار مجہپر درود بہیجتا ہے اوسکو بہی میری شفاعت
پہونچیگی اور فرمایا آپنے بہترین لوگونکو واسطے میری شفاعت کے قیامت کے دن وہ لوگ
ہونگے جو مجہپر بہت درود بہیجا کرتے ہین اور فرمایا آپنے جو کوئی بعد نماز کے یہ دعا پڑہ لیا کریگا
اللھم اعط محمدن الوسیلۃ واجعلہ فی المصطفین محبتہ و فی العالین درجتہ
و فی المقربین دارہ واجب ہوجاویگی اوسکی شفاعت آنحضرت صلعم کو اور فرمایا آپنے دو قسم
ہین جنکو میری شفاعت نہ پہونچیگی قیامت کے روز ایک فرقہ مرجیہ دوسرے قدریہ مرجیہ تو
وہ ہین جو یقین کرے ہین مغفرت کا اور کہتے ہین مسلمان کو کوئی گناہ ضرر نکریگا جیسا کافر کو کوئی نیکی
فائدہ نہ دیگی اور قدریہ شفاعت کے منکر ہین کہتے ہین صاحب گناہ کبیرہ بدون توبہ کئے مخلد فی النار
ہوگا اور فرمایا آپنے دو شخص کو میری شفاعت نہ پہونچیگی ایک بادشاہ ظالم دوسرے وہ جو دین
مین شرع سے تجاوز کرے اور نکلجاوے یعنی اہل ہوا جیسے روافض و خوارج اور اونکے بہائی
بند اور فرمایا آپنے جہگڑنا چہوڑو جہگڑنے والے کو میری شفاعت نہ پہونچیگی یعنی جو کچہہ خدا و رسول
فرماوین اوسکو قبول کرنا چاہیئے اوسمین جہگڑنا نہ چاہیئے اور فرمایا آپنے پہلا شفاعت کرنیوالا
اور جسکی شفاعت قبول ہوگی مین ہون اور فرمایا آپنے اول شفاعت انبیاء کی ہوگی پہر
صدیقون کی پہر شہداء کی اور ایک روایت مین یون ہے اول شفاعت انبیاء کی پہر علماء کی
پہر شہداء کی پہر موذنون کی شفاعت ہوگی اور فرمایا آپنے عالم اور عابد حاضر ہونگے عابد سے
کہا جائیگا بہشت مین جا عالم کو حکم ہوگا کہڑا رہ یہانتک کہ شفاعت کر چکے تو ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے مروی ہے کہ کہا جاویگا عالم سے شفاعت کر اپنے شاگردون مین اگرچہ ہجیاب
ہون ستارونکی گنتی کے برابر اور فرمایا آپنے کہ شہید شفاعت کریگا ستر لوگونکی اپنے گہر والون

مین سے اور فرمایا آپ نے کہ حاجی چار سو آدمیون کے اپنے گھر والونمین سے شفاعت کریگا اور
فرمایا آپنے کہ ایک شخص شفاعت کریگا ایک کی اور کوئی شخص دو کی بھی اور تین کی شفاعت کریگا
قیامت کے روز اور ایک شخص ہوگا کہ اوسکی شفاعت سے زیادہ قبیلہ بنی تمیم اور ربیعہ اور مضر کے
داخل بہشت ہونگے اور فرمایا آپنے کہ ایک شخص جنتیون سے دوزخیون پر جھانکیگا ایک
شخص دوزخون سے کہیگا ای فلان تو مجہے پہچانتا ہے وہ کہیگا نہین یہ کہیگا مین وہ ہون
کہ تو نے مجہسے پانی مانگا تہا مینے تجہکو پانی دیا تہا میری شفاعت کر یہ خداوند کریم سے سوال
کریگا اور اوسکی رہائی چاہیگا وہ دوزخ کی آگ سے نکل آویگا ایک شخص ایک شخص سے
کہیگا مینے تجہکو وضو کا پانی دیا تہا ایک دوزخی شخص ایک جنتی سے کہیگا تجہے یاد ہے تونے
مجہکو ایک کام کے واسطے بہیجا تہا مینے تیرا کام کر دیا تہا یہ اوسکی شفاعت کریگا اور فرمایا حضرت
رسالت پناہ صلعم نے اس آیت کی تفسیر مین فیوفیہم اجورہم ویزیدہم من فضلہ مراد
یزیدہم من فضلہ سے شفاعت ہے دوزخون کے واسطے وہ لوگ جنہون نے دنیا مین ان جنتیون
سے نیکی کی تہی اور فرمایا آپنے کہ حافظ قرآن جو حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا ہو جنت مین داخل
ہوگا اور شفاعت کریگا دس آدمیونکی جنپر آگ واجب ہوگیی تہی اور فرمایا آپنے بچے مومنون کے عرش
کے نیچے شفاعت کرینگے اور انکی شفاعت قبول ہوگی اور ایک حدیث مین آیا ہے جسکے تین بچے
مرے ہون گے وہ بہشت کے دروازے پر کہڑے ہونگے اونسے کہا جائیگا بہشت مین
جاؤ وہ کہین گے ہم کیسے جاوین ہمارے ماں باپ تو ابہی داخل ہوئے نہین دوسری یا تیسری
دفعہ کہا جاویگا جاؤ تم اور تمہارے مان باپ جنت مین اور فرمایا آپ نے کہ روزہ اور قرآن
شفاعت کرینگے روزہ کہیگا مین نے اسکو کہانے اور شہوت سے روک رکہا تہا میری
شفاعت قبول فرما اور قرآن کہیگا کہ مین نے اسکو سونے سے باز رکہا تہا

اور حجر اسود کے قیامت کے روز زبان اور ہونٹھ ہونگے گواہی دیگا اوسکی جسنے اوسکو بوسہ
دیا ہوگا۔ اور فرمایا آپ نے لعنت وملامت کرنیوالے قیامت کے روز شاہد اور شفیع نہونگے۔ یہان
ایک شبہ پڑتا ہے اگر کوئی کہے کہ جب آنحضرت صلعم کی شفاعت سے آپکی امت آگ سے نجات پاویگی پھر
اورون کی شفاعت کی کیا حاجت رہی اسکا یہ جواب دیا جاویگا کہ شفاعت علما اور صلحا کی
داخل شفاعت آنحضرت صلعم ہے کہ بدولت متابعت اور پیروی کے مرتبہ شفاعت کا پایا حقتعالے
نے واسطے ظاہر کرنے اونکے مرتبے اور عزت کے اونکو شفاعت کا مرتبہ بخشا صحیحین مین ایک لمبی
حدیث مین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ جب مومن دوزخ کی آگ سے رہائی پاوینگے اور پل صراط سے گذرینگے جناب احدیت
مین اپنے بھائیون کے واسطے جو اوسوقت تک دوزخ میں ہونگے بہت عاجزی سے اور نہایت
مبالغے سے اونکی شفاعت کرینگے اور کہین گے ای پروردگار یہ لوگ ہمارے ساتھہ نماز پڑہتے تھے
حج کرتے تھے روزہ رکھتے تھے حکم ہوگا نکال لو جسکو پہچانتے ہو حق تعالی مومنون کے چہرون پر
آگ حرام کردیگا اونکی شکلین بدستور ہونگی پس نکال لینگے یہ لوگ ایک بڑی جماعت کو اور عرض
کرینگے ای پروردگار اونمیں سے کوئی نہین رہا جنکا تو نے حکم فرمایا تھا حکم ہوگا پھر جاؤ اور
دیکھو جسکے دلمین دینار کے برابر ایمان ہو اوسے بھی نکال لو پھر ایک بڑی جماعت نکالین گے
پھر حکم ہوگا جاؤ دیکھو جسکے دل مین چیونٹی کے برابر ایمان ہو اوسے بھی نکال لو پھر ایک خلق
کو نکالین گے دوزخ سے اور عرض کرینگے یارب اب تو ہمنے دوزخ مین کچھہ بھی نہین چھوڑا
پھر پروردگار جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرمائیگا فرشتون نے شفاعت کی انبیا نے بخشوایا
مسلمانون نے سفارش کی اب کوئی باقی نرہا مگر رب العالمین ارحم الراحمین فیقبض قبضۃ
من النار یعنی حق تعالی ایک قبضہ دوزخ سے لیگا پس نکالیگا ایسی قوم کو جنہون نے

تمام عمر کبھی کوئی نیک کام نہین کیا اونکی صورتین جل بھن کر کوئلا ہوگئین ہونگی پہر ڈالدیگا اون کو ارحم الراحمین ایک نہر مین جو بہشت کے سامنے سہی ہوگی اوسکا نام نہر الحیات ہے پس یہ چہرہ ضرور اوسمین سے صاف شفاف نکل آوینگی جیسے دانہ اوگتا ہے بہاوٴکے قریب پس مثل دانہ مروارید کے اونکی گردنون مین مالے ہونگے اہل بہشت کہینگے یہ لوگ اللہ تعالی کی آزاد کئے ہوئے ہین ایک شخص بہشت و دوزخ کے بیچ مین باقی رہجاویگا اوسکا موںہہ دوزخ کی طرف ہوگا وہ اللہ تعالی سے سوال کریگا کہ میرا موںہہ دوزخ کی طرفسے پہیر دے ارشاد ہوگا اور کچہہ تو نہ مانگے گا وہ عہد کرلیگا کہ کچہہ نہ مانگونگا حق تعالی اوسکا موںہہ بہشت کی طرف پہیر دیگا وہ جنت کی لہلہاہٹ اور تازگی دیکہیگا ایک عرصہ تک توچپ رہیگا پہر عرض کریگا مجہکو بہشت کے دروازہ سے نزدیک فرمادے حق تعالی فرمائیگا ارے تو نے تو عہد کیا تہا کہ اور کچہہ سوال نکرونگا خیر پہر اوس سے عہد لیا جاویگا اور بہشت کے دروازہ پر پہونچا دیا جاویگا مدت تک توخاموش رہیگا پہر دخول بہشت کا سوال کریگا حق تعالی فرمائیگا تو نے تو عہد کیا تہا کہ اب کچہہ نہ مانگونگا وہ عرض کریگا الٰہی مجہکو بدترین مخلوق مت کر اور عرض معروض کرتا رہیگا یہانتک کہ حق تعالی ہنس دیگا

جہان سوزی اگر در غمزہ آئی	۵	شکر ریزی اگر در خندہ باشی	

پہر اوسکو داخل جنت فرمائیگا اور فرمائیگا مانگ جو چاہے یہانتک کہ اوسکی سب آرزوئین پوری ہوجاوینگی پہر حکم ہوگا جو کچہہ تو نے مانگا وہ اور دس گنا اوس سے زائد تجہے ہمنے دیا ع

شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو

فصل

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ رحمت کے اللہ تعالی نے سو حصے کئے ہین ایک حصہ

ساری مخلوق مین تقسیم فرمایا ہے اور ننانوے ۹۹ حصے اپنے پاس رکھے ہین قیامت کے روز اپنے دوستون
براونہین مبذول فرمائیگا اور فرمایا آپ نے قسم بخدا اسقدر رحمت فرمائیگا کہ ابلیس بھی امیدوار ہوگا
اور زیادہ مہربانی اور آؤ بھگت اللہ میان کی قاریان قرآن اور علماء پر ہوگی چنانچہ خود فرماتا ہے
ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ
وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا الاٰيہ
یعنی بعد انبیاء علیہم السلام کے کتاب کا وارث کیا ہمنے اون لوگون کو جنکو چن لیا ہمنے اپنے
بندون سے پس بعضے اونمین سے ظالم ہین اپنے نفس پر گناہ کرنیکے سبب اور بعضے اونمین
سے میانہ رو ہین اور بعضے اونمین سے آگے بڑہے ہوئے ہین نیکیون کی وجہ سے اللہ کے حکم سے
یہی ہے نہایت مہربانی ہمیشگی کی باغو نمین داخل ہونگے کہ اونمین نہرین بہتی ہین فرمایا رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سابقان بہشت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے اور میانہ رو
لوگون سے حساب بسہولت لیا جائیگا اور ظالم لوگ انتہای محشر تک قید ہونگے پھر رحمت پروردگار
اونکی تلافی کریگی وہ کہینگے الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور
اور فرمایا آپ نے کہ حق تعالیٰ فرماویگا مینے تمکو علم نہین دیا مگر یہ کہ ارادہ مغفرت کا تہا تمہارے لئے
جو کچہہ تمسے سرزد ہوا اور کچہہ پروا مجہے نہین ہے **فائدہ** بہترین مسلمانون کے نزدیک
اللہ تعالیٰ کے تین فریق ہین اول شہداء جنہون نے اپنی جان اور مال اوسکی راہ مین تصدق
کیا دوسرے علماء جنہون نے عقل وحواس اپنی اللہ کی راہ مین خرچ کئے تیسرے سخی لوگ
جنہون نے اپنا مال اللہ کی راہ مین صرف کیا مگر ان سب مین نیت شرط ہے اور خلوص جو کچہہ
کرے اللہ تعالیٰ کے واسطے کرے دیکہاوے کو نہ کرے ورنہ یہی سب سے پہلے دوزخ مین
تشریف لاوینگے مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم

نے پہلا وہ شخص جسپر حکم کریگا اللہ تعالیٰ شہید ہوگا اوس سے فرمایا جائیگا اپنی نعمتین بیہے تجھکو بخشتین تو نے
کیا کیا وہ عرض کریگا بار خدایا تیری راہ مین تیری چاہ مین جان دی شہید ہوا حق تعالیٰ فرمائے گا
جھوٹ کہا تو نے تو اسواسطے لڑا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہین پس مشہور ہو لیا تو پہر حکم ہوگا اوسکو
منہہ کے بل کہینچکر آگ مین ڈالدینگے دوسرے عالم کو حقتعالیٰ اوسے بھی اپنی نعمتون کی یاد دلاکر پوچہے گا
تو نے عمل کیا وہ کہیگا تیرے واسطے علم سیکہا پہر لوگون کو سکہایا اور قرآن پڑہا پڑہایا حقتعالیٰ
فرمایگا جھوٹ بولا تو بلکہ تو نے اسواسطے پڑہا پڑہایا کہ لوگ تجھکو عالم اور قاری کہین سو تیری ناموری
ہوچکی پہر حکم ہوگا وہ دوزخ مین ڈالدیا جاویگا تیسرے وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال بخشا اور
اوسنے ہر قسم کی چیز لوگون کو دی اوسے پروردگار اپنی نعمتین یاد دلاکر پوچہے گا کیا لیا دیا تو نے
وہ بھی کہیگا تیری راہ مین ہر قسم کا مال صرف کیا اوس سے بھی کہا جائیگا جھوٹا ہے لوگون کو
مال اسواسطے دیا تہا کہ مخلوق مین نیکنام اور سخی مشہور ہو سو یہ ہولیا پہر حکم ہوگا وہ دوزخ مین
ڈالدیا جاویگا اس سے بخوبی ثابت ہوا کہ ہر کام مین نیت خالصاً للہ شرط قبول ہے فرمایا رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انما الاعمال بالنیات عمل ہرگز معتبر نہین ہے مگر ساتھہ نیت کے

فصل الایمان بین الخوف والرجا

ابو نعیم علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ انبیای
بنی اسرائیل مین سے ایک نبی پر وحی آئی کہ میری اطاعت کرنیوالون سے کہدو کہ اپنے عمل پر
بہروسا نہ کرین اگر کسی اپنے بندے سے حساب کرون اور یہ منظور ہو کہ اوسے عذاب کرون تو بیشک
عذاب کرسکتا ہون یعنی حساب مین کوئی پاک اور بری نہین نکل سکتا اور گناہگارون سے کہدو کہ
خدا کی رحمت سے ناامید نہون کہ مین گناہ کبیرہ بخشدیتا ہون اور کچہہ پروا نہین کرتا طبرانی وامثلہ

ن الاسقع سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے روز ایک بندہ ہوگا کہ کچھہ گناہ نہ کئے ہونگے حق تعالی اوس سے فرمائیگا کیا چاہتا ہے اگر تو کہے تو بحساب تیرے اعمال کے بدلہ دون اور اگر تو کہے تو اپنے فضل سے جزا دون وہ عرض کریگا الٰہی تو خوب جانتا ہے کہ مینے کوئی گناہ نہین کیا پھر حکم ہوگا کہ ایک نعمت میری نعمتون سے اوسکے عمل کے مقابلے مین کرو ادنی نعمت نعمتہای خدا سے اوسکے سب اعمال کو گھیر لیگی اوسوقت وہ بندہ کہیگا الٰہی اپنے فضل وکرم سے مجھے بخش بزار انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دفتر تین ہین ایک دفتر حسنات دوم دفتر سیئات تیسرے دفتر نعمتہای خدا اگر پروردگار حکم فرمائیگا ادنی نعمت سب نیکیون کو گھیرے گی اور گناہ باقی رہینگے اور اگر فضل کریگا گناہ اور نعمتون کو بخشدیگا اور نیکیون کو دوگنا کردیگا +

تیسرا باب صفت جہنم اور عذاب کفار کی بیان مین

نعوذ باللہ منہا طبرانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے چہرے کا رنگ اوڑا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا حال ہے حضرت جبریل نے کہا مین نہین آیا آپکی خدمت مین مگر بعد اسکے کہ حکم فرمایا مجھکو حق تعالی نے ساتھہ کنجیون جہنم کے یعنی جہنم کو دیکھکر آیا ہون فرمایا آپنے بیان کرو مجھسے حال دوزخ کا حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا حق تعالی نے حکم فرمایا تو آگ کو ہزار برس تک دہونکتے رہے یہانتک کہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس اور دہونکا تو سرخ ہوگئی پھر ہزار برس اور دہونکا تو سیاہ ہوگئی پس اب وہ تاریک اور سیاہ ہے روشن نہین ہے اوسکی چنگاری اور کم نہین ہوتی اوسکی جلن قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپکو یقینا بھیجا ہے کہ اگر ایک سوراخ

ہوجاوے دوزخ مین سے بقدر سوئی کے ناکے کے سارے اہل زمین مرجاوین اوسکی گرمی سے اور اگر وہ
فرشتے عذاب کے جو جہنم پر مقرر ہین اونمین سے ایک بہی اہل دنیا پر ظاہر ہوا ور یہ اوسکو دیکہہ لین
سب کے سب مرجاوین اوسکی بدصورتی اور بدبو سے اور اگر ایک کڑی دوزخیونکی زنجیر سے جسکا ذکر قرآن
شریف مین ہے دنیا کے پہاڑون پر رکہی جاوے تو یہ بڑے پہاڑ اوسکے بوجہہ سے نیچے کی زمین
تک دہس جاوین جسوقت پروردگار نے دوزخ کو پیدا کیا فرشتون کے دل دہشت سے اوڑ گئے جب
حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے تو اونکے دل ٹہکانے لگ گئے صحیحین مین آیا ہے آپنے فرمایا
ہر چند دوزخ مین مخلوق ڈالی جاویگی وہ ھل من مزید ہی کہے جاویگی یہانتک کہ رب العزت
اوسمین اپنا قدم رکہدیگا اوسوقت اوسکے بعض اجزا بعض سے لپٹ جاوینگے اور کہیگی بس
بس دوزخ نیچے کی زمین کے نیچے ہے اور بہشت ساتوین آسمان کے اوپر وہب بن منبہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی فلق جو دوزخ کا ڈہکن ہے اوسپر سے دور
ہوجاویگا اور اوس سے ایک آگ نکلیگی اور دریا جو جہنم پر ڈہکا ہوا ہے اور حائل ہے درمیان
جہنم اور سات طبقون زمین کے پلک مارنے مین بہرک اوٹہیگا یہی ہے بحر مسجور*

فصل

جہنم کے سات درجے ہین اور سات دروازے ہین ایک دوسرے کے اوپر اور ہر جماعت کے واسطے
ایک درجہ مقرر ہے پہلے درجے کا نام جہنم ہے اوسمین کم عذاب ہے اس امت کے گنہگارون کے
واسطے ہے اس سے نیچے لظی ہے اس سے تلے سعیر ہے اسکے بعد حطمہ ہے اوسکے پرے سقر
ہے پہر جحیم ہے سب کے نیچے ہاویہ ہے منافقون کی آرامگاہ یہی ہاویہ ہے جو نیچے کا درجہ ہے
مسلمانون کو چاہیے ہمیشہ دوزخ سے حق سبحانہ وتعالی کے ساتھہ پناہ مانگین اللہم اجرنا

اعوذ بک من عذاب النار و عذاب القبر و عذاب جہنم مجاہد سے روایت ہے کہ بندے کو دوزخ مین ڈالنے کا حکم ہوگا دوزخ ہل کہائیگی پوچہا جائیگا کیا حال ہے وہ کہیگی یہ شخص مجہسے تیری ساتہہ پناہ مانگتا تہا حکم ہوگا اس بندے کو چہوڑ دین بیہقی نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے تہے جب تک تبارک الذی اور حم سجدہ نہ پڑہ لیتے تہے اور فرمایا ہے حم سات ہین اور دوزخ کے بہی سات دروازے ہین تو حم سجدہ قیامت کے روز ہر دروازہ پر درون جہنم سے کہڑی ہوگی اور کہیگی الٰہی داخل نہو اس دروازہ سے وہ جو میرے ساتہہ ایمان رکہتا تہا اور مجہے پڑہتا تہا

فصل

مؤکلان جہنم اونیس فرشتے ہین مالک ان سب کا رئیس ہے جہنم کے پیدا ہونیسے ہزار برس پہلے یہ پیدا کیے گئے ہین ہر روز اونکی قوت زیادہ ہوتی ہے اور ہر ایک اونمین اسقدر بڑا ہے کہ اوسکے دونون کندہون کے بیچ مین سو برس کی راہ ہے انکے دلونمین رحمت نہین رکہی گئی انمین ہر ایک کے پاس گرز ہے اور مالک کی دوزخیون کے عدد کے برابر انگلیان ہین دوزخیومین سے کوئی نہین جسکو مالک اپنی ایک ایک اونگلی سے نہ عذاب کرتا ہو قرطبی نے کہا یہ اونیس تو سردار ہین اور باقی موکلان دوزخ بیشمار ہین اور ویل ایک جنگل ہے دوزخ مین گہرا کہ کافر چالیس برس اوسمین نیچے گرتا چلا جاویگا اس مدت تک اوسکی تہ مین نہ پہونچیگا اللہم حفظاً و اماناً اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اوسمین دوزخیون کے پیپ بہتی ہے اور صعود ایک پہاڑ کا نام ہے جہنم مین کہ ستر برس مین جہنمی اوسکے اوپر پہونچیگا اور پہر وہان سے گرے گا یہ کارخانہ ہمیشہ کو جاری رہیگا اور ایک روایت مین آیا ہے صعود ایک پتہر کا نام ہے کہ جب اوسپر ہاتہہ لگے گا ہاتہہ گلجاوے گا جب اوس سے جدا ہوگا پہر درست ہو جاویگا اور

یہی حال رہیگا اور فرمایا آپنے اگر ایک پتھر دس درم وزن کا جہنم کے کنارے سے ڈالدیا جاوے ستر برس تک اوسکی تہ مین نہ پہونچے اور اوسکی انتہا کی گہرائی مین غی ہے اور اثام ہے اور وہ دونو نہرین ہین پیپ کی جو دوزخیون سے دوزخیونکی پیپ سے اور موبق ایک گہرا جنگل ہے قیامت کیدن مسلمانون اور کافرونکے بیچ مین فاصل ہوگا صحیحین مین وارد ہے کہ دوزخ نے پروردگار سے شکایت کی کہ بسبب کمال گرمی کے میرے بعض اجزا نے بعض کو کہا لیا ہے سو اوسکو دو سانس لینے کا حکم ہوا ایک دم سرد اور دوسرا دم گرم انہین دونون کے اثر سے گرمی سردی دنیا مین ہوتی ہے ❖

فصل

کافرون کا آگ سے کپڑا ہوگا اور تانبے کے پترون کو گلا کر دوزخیون کے کپڑے بنائے جاوینگے وہب بن منبہ کہتے ہین اہل دوزخ کی پوشاک ہوگی اور ننگا رہنا اونکے واسطے بہتر ہے لباس سے اور اونکے واسطے زندگی ہوگی حالانکہ موت اونکے واسطے بہتر ہوگی زندگی سے اور اونکے واسطے فرش ہوگا اور لحاف ہونگے آگ سے اللھم احفظنا دوزخی زنجیر مین ہونگے جسکا طول ستر گز ہوگا ہر گز اوسکا ستر ہاتھ کا ہر ہاتھ اتنا لنبا جیسے مکے اور کوفے کے درمیان کی دوری اگر ساری دنیا کا لوہا اکٹھا کیا جاوے دوزخیونکی زنجیر کے ایک کڑی کو کافی نہو سو وہ زنجیر اونکے پائخانے کی جگہ سے ڈالیجاویگی اور موہنہ مین سے نکال کر اوس پر لپیٹ دیجاویگی اللھم انی اعیذ بک منک حمیم اونکے سرون پر ڈالا جاویگا اونکے پیٹ تک پہونچیگا پس بسبب کمال گرمی کے پیٹ پھٹ جاویگا اور جو کچھ پیٹ مین ہے نکل پڑیگا پھر درست ہوجاویگا پھر گرم پانی ڈالا جاویگا دوزخیون کا کھانا تھوہر ہوگا وہ جسکا اگر ایک قطرہ دریا مین گر پڑے نہایت بدبو سے اہل دنیا کی زندگی تباہ ہوجاوے تھوہر ایک درخت ہوگا نہایت بھوک سے آدمی اوسپر موہنہ مار یگا اوسی قدر گوشت اور دانت

جتنے اوسپر لگین گے اوس درخت مین اٹک رہین گے اور دوزخیون کا کہانا ضریع ہوگا فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضریع ایک چیز کا نام ہے دوزخ مین کانٹے کی طرح کی کڑوی زیادہ ہے
ایلوے سے اور بدبودار زیادہ ہے مردار سے بہت گرم ہے آگ سے زائد کہانیوالا جب اوسکو کہاویگا
نہ تو پیٹ مین اوتریگا نہ مونہہ سے اوگل سکے گا گلا پکڑ لیگا نہ موٹا کریگا نہ بہوک دفع کریگا اور دوزخیون کا
غسلین بہی طعام ہوگا یعنے اونہین کا پیپ لہو اور پینا اونکا گرم پانی ہوگا او نہایت گرم
ہوگا اور غساق بہی یعنی نہایت سرد پانی جس سے سخت ایذا ہوگی اور ایک حدیث مین وارد ہے
اگر ایک ڈول غساق کا دنیا مین ڈال دیا جاوے تمام دنیا بدبودار ہو جاوے اور کعب احبار سے
مروی ہے کہ غساق ایک چشمہ ہے دوزخ مین اوسمین تمام زہریلے جانورون کا زہر ہوگا دوزخیون
کو اوسمیں غوطہ دیا جاویگا جس سے اونکا گوشت پوست استخوان سے جدا ہو کر پاؤن پر گر پڑیگا
وہ اوسکو کپڑے کی طرح کہینچینگے ترمذی ابوالدرداء سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہوک کافر پر غالب ہوگی یہانتک کہ فقط ایک بہوک ہی سب عذابون
کے برابر ہوگی پس وہ سب فریاد کرینگے اور کہانا مانگین گے کہانا دیا جاویگا ایسا کہ گلے مین پہنس
رہیگا پہر یاد کرینگے کہ جب دنیا مین نوالہ اٹکتا تہا تو پانی سے اوتار لیتے تہے پہر پانی مانگین گے
تو حمیم دست پناہ سے پکڑ کر اونکے مونہہ کے سامنے کر دیا جاویگا پانی کے کہولن سے اوسکے
مونہہ جہلس جاوینگے جب وہ پانی پیٹ مین پہونچیگا جو کچہہ پیٹ مین ہوگا اوسے کاٹ ڈالیگا
پہر دوزخ کے فرشتون سے کہین گے ہمارے واسطے پروردگار سے عرض کرو کہ ایک روز ہم سے
عذاب کم کرے خازن کہینگے رسول تمہارے پاس آئے تہے کہین گے آئے تہے خازن کہینگے
تم ہی دعا کرو اور کچہہ حاصل نہین دعا سے کیونکہ کافرون کی دعا نامقبول ہے پہر مالک سے کہینگے
اے مالک دعا کر کہ حقتعالی ہم سب کو مار ڈالے مالک ہزار برس کے بعد جواب دیگا کہ تم لوگ ہمیشہ

ہمیشہ عذاب مین پہنسے رہوگے پہر اللہ جل جلالہ کی طرف رجوع کرینگے اور عرض کرینگے اے ہمارے
پروردگار کم بختی ہمپر غالب ہوگئی ہم ایک قوم گمراہ ہوگئے ہمسے درگزر اور دوزخ سے نجات بخش
اگر پہر کفر کرینگے ظالم ہونگے پروردگار جواب دیگا اخسئوا فیھا ولا تکلمون خوار و ذلیل اوسمین
پڑے رہو اور مت بات کرو پہر اس جہڑکی اور ممانعت کے بعد حسرت اور چلانے مین مصروف
ہوجاوینگے ایک روایت مین آیا ہے کہ یہ جواب اس دنیا کی عمر کی مدت کے بعد سنینگے اور ایک
روایت مین آیا ہے دوزخیونکی پانچ دعا ہونگی اول عرض کرینگے اے پروردگار ہمکو تو نے مردہ کیا
پہر دو بار جلایا دو بار ہمسے اپنے گناہون کا اقرار کیا آیا کوئی طریقہ ہمارے نکلنے کا دوزخ سے ہے حقتعالے
جواب دیگا یہ عذاب تمپر اسواسطے ہے کہ جب لوگ توحید کرتے تہے تم سب شرک کا اعتقاد رکہتے تہے
اور شرک کرتے تہے پس حکم تو اللہ ہی کے واسطے ہے نہ دوسرے کے لئے پہر پکارینگے
الٰہی ہمنے دیکہا سنا ہمکو پہر دنیا مین بہیجدے تو خوب عمل کرینگے جواب ملیگا چکہو اس تکلیف کو
تمنے بہلادیا تہا اس دن کو ہم تمکو بہلاتے ہین چکہو عذاب کو ہمیشہ اپنے اعمال کے سبب پہر کہینگے
اے پروردگار فرصت دے ہمکو ایک تہوڑی دیر دنیا مین کہ تیری دعوت قبول کرین اور رسولون کی
پیروی کرین حقتعالے جواب دیگا کیا تم دنیا مین قسم نہین کہاتے تہے کہ تمکو کبہی زوال نہوگا پہر کہینگے
اے پروردگار ہمکو دوزخ سے نکال نیک کام کرینگے اوسکے سوا جو کچہہ کیا کرتے تہے حق تعالے فرمائیگا
کیا ہمنے تمکو عمر نہ دی تہی دنیا مین اوسقدر کہ دوسرون کو دی تہی دوسرون نے اوس عمر مین نصیحت
پکڑی اور تمہارے پاس رسول آئے ہمارے عذاب سے تمکو ڈراتے تہے سو تمنے اونکی بات نہ سنی اب چکہو
ذائقہ عذاب کا ظالمون کا کوئی مددگار نہین ہے پہر کہینگے اے ہمارے اللہ ہمپر کم بختی غالب ہوئی
اور ہم گمراہ تہے ہمکو اب تو نکال دے اگر پہر کفر کرینگے ظالم ہونگے اوسوقت جواب دیا جاوے گا
اخسئوا فیھا ولا تکلمون چپ رہو اوسمین پڑے بہونکا کرو اسکے بعد کچہہ بات نہ کرینگے

فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دوزخ مین سانپ ہونگے گردنین اونکی جیسے سختے
اونٹ کی گردن اور بچھواتنے اتنے بڑے ہونگے کہ سب سے چھوٹا گدہے کے برابر ہوگا یا خچر کی اونکے
ڈنک کا زہر چالیس برس باقی رہیگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ڈنک اون بچھوون کے مثل
بڑے درخت خرما کے ہونگے مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ کافر کا بدن بڑہا دیا جاویگا اسقدر کہ اوسکا ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا
اور موٹاپا اوسکے چمڑے کا تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا اللہم احفظنا اور ایک روایت مین
آیا ہے کہ جگہہ اوسکے نشست کی یعنی بیٹھک کی مکے سے مدینے تک مقدار کی ہوگی اور ایک
حدیث مین آیا ہے کہ کان کی لُو سے کندہے تک کافر کی سات سو برس کی راہ ہوگی آگ
کافر کے بدن کو کہاویگی یہانتک کہ اوسکے دل تک پہونچیگی پہر اوسکا بدن درست ہوجاویگا
پہر وہی حال ہوگا ہمیشہ ہمیش کو یہی حال رہیگا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ایک ساعت
میں سو مرتبے کافر کی کہال جل بُہن جاویگی پہر درست ہوجاویگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے
مینے بہی اسی طرح آنحضرت صلعم سے سُنا ہے اور ایک روایت مین ایک ساعت مین ایک سو بیس مرتبہ
کہال بدلی جاویگی اور ایک روایت مین چہہ ہزار مرتبہ اور حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ ایک روز مین ستر ہزار بار اور جمع ان روایتون مین یون ہوسکتی ہے کہ یہ اقسام عذاب متعدد
اشخاص کفار ہے اور جب ایک ساعت مین چہہ ہزار مرتبے ہوگا تو دن مین کہ ایک دن بارہ گہنٹے کا ہوتا
ہے بہتر ہزار بار ہوا کسرات گرا کر ان روایتونمین جمع ہوجاتی ہے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ جہنم مین درندے اور کُتّے اور لوہے کے آنکڑے اور تلوارین آگ کی ہونگی فرشتے کافرون کو ان
آنکڑون سے قطع کرینگے اور تلوارون سے عضو عضو جدا کرینگے پہر سباع اور کتّون کے سامنے ڈالدینگے
اور ہر مرتبے جو عضو قطع ہوگا اوسکی جگہہ دوسرا اوسی وقت اوگ آویگا اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ

آگ کافرون کے موہنہ کو ایسا کریگی کہ اوپر کا ہونٹھ اوپر کہنچ جاویگا آدہے سر تک اور نیچے کا ہونٹھ نیچے لٹک پڑیگا یہانتک کہ ناف تک پہونچیگا ابن عباس اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا دنیا تہوڑی سی ہے اسمین جسقدر چاہین ہنس لین جب وہ منقطع ہو جاویگی رونا اونکا منقطع نہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دوزخی اتنا روئین گے کہ اونکی آنکہہ مین آنسو نرہیگا اوسوقت خون روئین گے اور اونکے چہرون پر خندق ہو جاویگی اگر اوسمین کشتی چلانا چاہین تو چل سکیگی اور فرمایا آپنے دوزخی مدت تک آنسو روئین گے پہر ایک مدت تک پیپ روئین گے پہر جہنم کے خازن کہینگے ای بدبختو تم دنیا مین نہ روئی اب کسی کو فریادرس نہی رکہتے ہو اوسوقت وہ اپنا دن عزیزنکو جو جنت مین ہونگے پکارینگے ای ہمارے باپ بیٹو ہم قبرون سے پیاسے اوٹہے ہین اور طول موقف مین بہی پیاسے رہے ہین اور اب بہی بیحد پیاسے ہین ہمپر پانی ڈالو یا جو کچہہ تمکو خدا نے دیا ہے چالیس برس کے بعد وہان سے جواب پاوینگے کہ حقتعالی نے پانی وغیرہ اپنی نعمتین کافرون پر حرام کردی ہین دوزخیونکی دوزخ مین زفیر اور شہیق ہو گی یعنی مکروہ آوازین ایک تو باریک دوسری سخت جیسے گدہے کی آواز دوزخ مین وہ شخص سب سے کم عذاب والا ہوگا جسکی جوتیان آگ کی ہونگی اونکی گرمی سے دماغ کہولیگا جیسے دیگ کہولتی ہے وہ جانیگا مجہسے زائد کوئی سخت عذاب مین نہین ہے حالانکہ وہ سب سے کم عذاب والا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ ابوطالب آپکی حمایت کرتا تہا اوسکو کچہہ نفع پہونچا یا آپنے فرمایا وہ ضحضاح آتش مین ہے اگر مین نہوتا تو وہ نیچے کے درجے مین جاتا ضحضاح تہوڑے پانی کو کہتے ہین جو ٹخنون تک ہو یا اوس سے بہی کم ایک حدیث مین آیا ہے کہ ابوطالب کی جوتیان ہین آگ کی جس سے اوسکا دماغ کہولتا ہے۔

چوتھا باب بیان مین عذاب گنہگاران مسلمین کے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخی آگ مین نہ زندہ ہونگے یعنی راحت کی زندگی اور نہ مردہ ہونگے اور بعض لوگون کو جب آگ پہونچیگی مرجاوینگے اور مثل کویلے کے ہوجاوینگے پھر اونکی شفاعت کا حکم ہوگا پھر اونکو نکالکر بہشت کی نہرون پر ڈالدینگے اہل بہشت کو حکم ہوگا کہ اونپر پانی ڈالین پس وہ سب مثل سبزی کے اوگین گے اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ دوزخ کی گرمی میری امت پر حمام کی سی ہوگی یعنی بعض لوگون پر اور فرمایا آپ نے بعض دوزخیون کے ٹخنے تک آگ ہوگی اور بعضون کے زانو تک اور بعضون کے سینے تک اور بعضون کے حلق تک اور کسی کے سر تک اور آپنے عورتون سے فرمایا کہ مین اکثر تمکو دوزخ والیان دیکھتا ہون ایک عورت بولی کیون آپ نے فرمایا تم آپس مین لعن طعن بہت کرتی رہتی ہو اور اپنے خاوندون کی ناشکری بہت کرتی ہو اور عورتون کے حق مین یہ بھی فرمایا کہ یہ قوم عطا پر شکر نہین کرتی اور بلا پر صبر نہین کرتی اور فرمایا آپنے کہ ایک شخص دوزخ مین ڈالا جاویگا اوسکی آنتین نکل پڑینگی پھر وہ آگ مین پھرتا پھریگا جیسا چکی کا گدہا پھرتا ہے گرد چکی کے دوزخی جمع ہوکر کہین گے ای شخص تیرا یہ کیا حال ہے تو تو ہمکو امر بمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا وہ کہیگا ہان مین تمکو امر بمعروف کرتا تھا اور خود اوسپر عمل نہ کرتا تھا اور نہی عن المنکر دوسرون کو کرتا تھا اور آپ اوسمین مبتلا تھا اور فرمایا آپنے کہ سخت تر عذاب والا وہ شخص ہوگا کہ طلب علم کرسکتا ہے اور نہ کیا اور وہ شخص عالم جسنے اپنے علم سے نفع نہ اوٹھایا یعنی حلال وحرام پر عمل نہ کیا اور فرمایا آپنے کہ زبانیہ جلدی کرینگے قاریون کے عذاب مین بت پرستون سے پہلے وہ کہین گے تم ہمارے عذاب مین بت پرستون سے پہلے کیون

جلدی کرتے ہو رہا نیہ جواب دینگے کہ عالم مثل جاہل کے نہین ہے یعنی معذور نہین ہے اور اوس
شخص کے حق مین جسنے ہار یا کنگن یا بند اسونے کا پہنا ہوگا آپنے فرمایا اوسکو مثل اوسکی آگ سے
زیور پہنایا جاویگا علمانے اِس حدیث کو عورتون کے حق مین منسوخ کہا ہے یا تاویل کی ہے یہ عدم
اداے زکوٰۃ کے اور فرمایا آپنے جو کوئی سونے چاندی کے برتن مین کہائے ہے گا دوزخ کی
آگ اوسکے پیٹ مین گڑگڑاویگی جیسے لوٹے مین پانی گڑبڑاتا ہے اسی طرح جسکا گریبان حسہ
حریر کا ہوگا اوسکو آگ کا طوق پہنایا جاویگا صحیحین مین ہے کہ فرمایا آپنے جو کوئی خواب دیکہنا
ظاہر کریگا اور نہ دیکہا ہوگا اوسکو تکلیف دیجاویگی کہ دو جَو مین گرہ دے حالانکہ ہرگز نہ دیسکیگا
اور جو کوئی کسی کی بات پر کان لگاوے گا اور وہ اوسکے سننے کا روادار نہین ہے تو سننے والے
کے کان مین سیسہ پگہلا کر ڈالا جاویگا قیامت کے دن اور جو کوئی جاندار کی تصویر بناوے گا
تکلیف دیا جاویگا کہ اوسمین جان بہی ڈالے اور جو کوئی علم کو چہپاوے اوسکے موہنہ مین
آگ کی لگام لگائی جاویگی اور جو کوئی دوزبان ہوگا یعنی موہنہ پر تو کچہہ کہے اور پیٹہہ پیچہے
کچہہ اوسکے آگ کے دو زبان ہونگی اور جس کسی کا ٹخنہ وضو مین خشک رہتا ہوگا اوسکے ٹخنے
کی تباہی ہے اوس روز اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کے اندر انگلیون
مین خلال کیا کرو کہ آگ وہان اثر نکرے صحیحین مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی
بلندی سے گر کر قصداً مرا ہے ہمیشہ دوزخ مین ایسے عذاب مین رہیگا اسی طرح زہر کہا نیوالیکا
حال ہے اور جو کوئی کسی ہتہیار حربی سے اپنے تئین ہلاک کریگا وہ حربہ اوسکے ہاتہہ مین ہوگا
اور اپنے پیٹ مین بہونکا کریگا اور فرمایا آپنے جو کوئی مدینے والون سے برائی کرنا چاہیگا
آگ مین ایسا پگہلا یا جاویگا جیسے رانگہ پگہلایا جاتا ہے اور جو کوئی کسی کی غیبت کریگا کہا جاویگا
کہا اِسکا گوشت مردے پن کی حالت مین جیسا کہ کہایا اِسکا گوشت زندگی مین پس کہائیگا

اور سخت رنج اوٹھائیگا ایک حدیث مین آیا ہے کہ چار آدمی ہونگے جو دوزخ اور گرم کھولتے پانی مین
پھرین گے اور واویلا کہین گے اہل دوزخ پوچھین گے۔ کون ہین کہ انکی نزدیکی نے تو اور بھی
ہمارا ناک مین دم کر رکھا ہے پھر اوس سے کہین گے ای دور ہو تو نے ہمکو تو ہماری ایذا سے زیادہ
تکلیف دی ایک وہ شخص ہے کہ لوگون کا مال اوسکی گردن پر ہوگا اور ادا نہوگا وہ معلق ہوگا آگ
کے تابوت مین دوسرے وہ شخص کہ پیشاب کی چھینٹون سے پرہیز نکرتا تہا ایسا آدمی اپنی آنتین
آگ مین کھینچتا پھریگا تیسرے جو شخص کہ بری بات سے لوگون مین لذت اوٹھاوے ایسے کے موہہ
سے پیپ جاری ہوگی چوتھے وہ شخص جو غیبت اور چغلخوری کرتا ہے وہ ہمیشہ اپنا گوشت کھاویگا
فیصورین رازان سے مروی ہے کہ جو عالم اپنے علم سے منتفع ہوگا دوزخی اوسکی بوئی بد سے
تکلیف اوٹھاوینگے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ زانیون کی فرجون سے
اہل دوزخ کو ایذا پہونچیگی بوجہ بدبو کے صحیحین مین وارد ہے کہ فرمایا آپنے ضرور ہے یہ بات کہ
حق تعالی نے اپنے اوپر لازم کیا ہے یہ کہ جو کوئی نشے کی چیز کھائے پیے گا اوسکو طینت خبال
پلایا جاویگا یعنی نچوڑن دوزخیون کا ایک حدیث مین آیا ہے جو کوئی شراب پیئے گا خداوند تعالے
اوسکو حمیم جہنم پلاویگا اور فرمایا آپ نے مدینہ میری خوابگاہ ہے اور ہجرت کی جگہہ ہے واجب ہے
میری امت پر بزرگ جاننا مدینے والون کا جب تک وہ گناہ کبیرہ سے بچتے رہین اور جو کوئی
ایسا نہ کریگا حق تعالی اوسکو دوزخیون کا نچوڑن پلاویگا اور فرمایا آپنے جو کوئی کسی مسلمان
کو ایسی بات لگائے جو اوسمین نہو خدای تعالی اوسکو ردغۃ الخبال مین ٹہیراویگا جبتک کہ اوس قول
سے پاک نہووے توبہ نکرلے اور پاک ہوسکیگا اوس قول سے اور فرمایا آپنے نوحہ کرنے والیون کو دو صف کر کے
دہنے بائین دوزخیون کے کھڑا کیا جائیگا پس وہ چیخین گی جیسے کتے ہوکتے ہین اور فرمایا
آپنے کہ پیادے ظالمون کے دوزخ کے کتے ہونگے صحیحین مین آیا ہے کہ فرمایا آپنے نہایت

سخت عذاب مصورون کو ہوگا اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ نہایت سخت عذاب اوسکو ہوگا جو نبیونکو
گالی دیتا ہے پہر اوسکو عذاب ہوگا جو میرے اصحاب کو تبرا کرتا ہے گالی دیتا ہے پہر اوسکو جو
اور مسلمانون کو برا بہلا کہتا رہتا ہے اور فرمایا آپ نے کہ سخت تر عذاب اوسکو ہوگا جسنے نبی کو
قتل کیا ہے یا نبی نے اوسکو قتل کیا ہے اور بادشاہ ظالم کو اور مصورونکو اور فرمایا آپنے سخت تر عذاب اوس شخص
کو ہوگا جو لوگون کو دنیا مین سخت عذاب دیتا ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالیٰ بعض
لوگون کو دخول بہشت کا حکم فرمائیگا جب وہ بہشت کے نزدیک پہونچین گے اور اوسکی بہار
دیکہیں گے حکم ہوگا انکو بہشت سے پہیر کر دوزخ مین ڈالدین بس یہ لوگ اس حسرت سے پہر نیکے
کہ اور دوزخیون کو وہ حسرت نہوگی کہینگے ای پروردگار اگر ہمکو پہلے ہی سے دوزخ مین ڈالدیتا بہتر تہا
حق تعالیٰ فرمائیگا یہی میرا قصد تہا کہ تمکو حسرت دون تم لوگ تنہائی مین بڑے بڑے گناہ کرتے
تہے اور لوگونکے سامنے بڑے متقی بنتے تہے لوگون سے تو ہیبت کرتے تہے اور مجہسے نہین
ڈرتے تہے لوگونکی آؤبہگت کرتے تہے اور میری کچہہ بہی تعظیم نہ کرتے تہے بری باتین
لوگون کے دکہلاوے کو چہوڑ دیتے تہے اور میرے واسطے نہین چہوڑتے تہے آج مین تمکو
چکہاتا ہون دکہہ کی مار اور محروم رکہتا ہون تمکو ثواب سے اللھم انی استغفرک و
اتوب الیک اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی اور فرمایا آپ نے
ہنسی ٹہٹہا کرنیوالون کے واسطے ایک دروازہ بہشت کی طرف کہلیگا اور اونمین کسی ایک سے
کہا جائیگا دوزخ سے نکلنے کے واسطے وہ بڑی محنت مشقت سے دروازے تک آویگا دروازہ
بند کردیا جاویگا پہر یہی حال ہوتا رہیگا یہانتک کہ جب دروازہ کہلیگا اور بلایا جاویگا ناامیدی
سے نہ آویگا کئی لوگون کے حق مین آیا ہے فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی چاہے
اپنی بیٹہک دوزخ مین بنالے جو کوئی پیغمبر صلعم پر جہوٹہہ باندہے جان بوجہہ کر اور جو کوئی جہوٹا

دعوی کرے اور جو کوئی جہوٹی گواہی دے اور جو کوئی جہوٹی قسم کہاوے کہ بہائی مسلمان کا مال کہا جاوے اور جو کوئی اچہا سمجہے اس بات کو کہ لوگ اوسکے سامہنے کہڑے رہین حدیث مین آیا ہے آنحضرت صلعم کی امت کے سوا جو گنہگار دوزخ مین ڈالے جاوینگے اونکے موںہہ کالے ہو جاوینگے اور لوہے کی زنجیرین پائون مین اور طوق گردن مین اون سب کے ڈالے جاوینگے اور اگر گنہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگ مین ڈالے جاوینگے اونکے چہرے سیاہ نہونگے نہ ہاتہہ پائون مین بیڑی ہتکڑی ہوگی اونسے مالک کہیگا تم لوگون سے زیادہ خوبصورت سرے یہان نہین آئے تم کونسے نبی کی امت ہو وہ کہین گے ہم قرآن خوان امت کے لوگون سے ہین امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موحدونمین کے گنہگار جو بغیر توبہ کے مر گئے ہین جو کوئی اونمین سے داخل دوزخ ہوگا اوسکی آنکہین نیلی نہونگی اونکے موںہہ کالے نہونگے اور شیاطین کے ساتہہ ایک زنجیر مین نہ باندہے جاوینگے گردن مین طوق پائون مین بیڑی ڈالی جاویگی اور حمیم نہ پلایا جاویگا اور قطران نہ پہنایا جاویگا اور ہمیشگی اونکو آگ مین نہوگی اور چہرے اونکے آگ پر حرام ہونگے بسبب سجود کے بعضون کے ٹخنون تک آگ ہوگی بعضون کے صرف تلوے آگ مین دہرے ہونگے بعضون کی ران تک آگ ہوگی کوئی کمر تک اوسمین دہنسا ہوگا کسی کی گردن تک ہوگی بقدر گناہون کے بعضے اونمین سے ایک گہڑی بعضے دنیا کے ایک دن کے اندازے سے اور بعضے ایک مہینہ اور بعضے ایک سال دوزخ مین رہینگے پہر وہان سے نکال لئے جاوینگے اور سب سے زیادہ بڑی مدت اس امت کے گنہگار کی دوزخ مین قیام کی مثل عمر دنیا کے ہوگی یعنی سات ہزار برس ✣

فصل

حب اللہ تعالیٰ اونکو دوزخ سے نکالنا چاہیگا یہود اور نصاریٰ اور بت پرست وغیرہم اہل دین باطلہ مؤمنوں سے کہیں گے کہ ہم تم دونوں دوزخ میں برابر ہیں تمہارے ایمان نے کیا فائدہ بخشا حق تعالیٰ کو اس سے غصہ ہوگا پھر مومنوں کو دوزخ سے نکال کر اوس چشمے میں جو صراط اور بہشت کے بیچ میں ہے ڈالدیگا وہ لوگ سبزہ کی طرح اوگیں گے پھر داخل بہشت ہونگے اور اونکی پیشانی پر لکھا ہوگا جَهَنَّمِيُّوْنَ عُتَقَاءُ اللّٰهِ پھر ایک مدت کے بعد وہ لکھا بھی محو ہو جائیگا پھر حق تعالیٰ فرشتوں کو بھیجے گا وہ آکر جو لوگ دوزخ میں رہگئے ہونگے یعنی کفار اونپر وہ دروازہ بند کردینگے اور آتشی میخوں سے اوسکو خوب مضبوط کردینگے احمد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکالیگا اللہ تعالیٰ اون لوگوں کو بھی جنہوں نے کبھی نیک عمل نہ کیا ہوگا سو اونکو جل چکنے کے بعد نکال کر داخل بہشت فرمائیگا اپنی رحمت سے بعد شفیعوں کے شفاعت کے اور بزار ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آگ پر ایک ایسا وقت آویگا کہ ہوائیں اوسکے دروازوں کو ایک ایسی سخت حرکت دینگی کہ اوسمیں کوئی باقی نہ رہیگا۔ شیخ محی الدین ابن عربی اس حدیث موقوف سے استدلال کر کر کہتے ہیں کہ بعد ایک زمانہ دراز کے دوزخ میں کفار بھی نہ رہیں گے اور مراد اونکی خلود سے مکث طویل ہے یعنی ایک نہایت دراز عرصہ تک مگر یہ مذہب مخالف نصوص قطعیہ اور اجماع کے ہے۔ علما اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جگہہ گنہگاران مومنین اوپر والا طبقہ ہے وہ اوس ہوا سے خالی ہو جاویگا اور کوئی موحدین سے اوسمیں نہ رہیگا طبرانی انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری امت

کے گنہگار مرد بسبب گناہون کے عذاب کیے جاوینگے جبتک خدا چاہیگا بہر اونکو طعنہ دینگے
کفار کہ تمکو رسول کی تصدیق نے کچہہ نفع نہ دیا پس حقتعالی حکم فرمائیگا نکال لو اونکو جو مسلمان
ہیں اوسوقت کافر آرزو کرینگے کہ کاش ہم بہی مسلمان ہوتے پہر آنحضرت نے یہ آیت شریف
تلاوت فرمائی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین حاصل یہ ہے کہ مسلمانون کو خلود نہوگا فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے گا اور اسی اعتقاد پر مریگا ضرور داخل
بہشت ہوگا ابوذر نے عرض کیا اگرچہ زنا کیا ہو یا چوری کی ہو ارشاد ہوا ہان اگرچہ زنا چوری کی ہو دو مرتبہ
ایسے ہی تعجبا حضرت سے پوچہا آپ نے وہی فرمایا تیسری دفعہ فرمایا علی رغم انف ابی ذر اور فرمایا
آپ نے جو کوئی مریگا درحالیکہ مشرک نہوگا داخل بہشت ہوگا اور جو مشرک ہوگا داخل دوزخ ہوگا
احادیث اس مقدمہ مین بہت آئی ہین حد تواتر سے زائد اور بعض احادیث مین جو وارد ہے کہ
جو کوئی شہادت دیگا توحید و رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقتعالی دوزخ کی آگ اوسپر
حرام کر دیگا مراد اس سے یہ ہے کہ آگ ہمیشہ تک اور خلود دوزخ مین اوسپر حرام ہے بدلیل اور
حدیثون کے جو عذاب گناہگاران مسلمین مین وارد ہین اور جو کچہہ ابن حبان ابوہریرہ سے روایت
کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے گا اوسکو نفع بخشیگا ایک
دن دہر سے پہونچے اوسکو پہلے اس سے جو اوسکو پہونچا ہو اور ترمذی اور حاکم انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی حکم دیگا نکالو آگ سے اوسکو بہی جسنے ایک
روز مجہکو یاد کیا ہو یا کسی جگہہ مجہسے ڈرا ہو خوف کیا ہو +

فصل

صحیحین مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کل جنتی جنت مین داخل ہونگے اور

سب کفار دوزخ مین ڈالے جاوینگے ایک منادی بیچ مین کھڑے ہوکر پکاریگا ای اہل دوزخ موت
نہین ہے اور ای بہشت والو تمکو زندگی جاوید ہے جو جہان ہے ہمیشہ رہیگا صحیحین مین بہی
آیا ہے ابن عمر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب بہشتی بہشت مین پہونچ جاوینگے اور دوزخی دوزخ مین جاچکین گے موت بصورت
ایک سیاہ مینڈہے کے بہشت و دوزخ کے درمیان مین لائی جاویگی اور کہا جاویگا ای بہشت
والو ای دوزخیو موت کو پہچانتے ہو ہر ایک گردن بڑہا کر دیکھیگا کہیگا ہان ہم سب اسکو
جانتے ہین یہہ موت ہے پہر وہ ذبح کردیجاویگی اور کہا جاویگا ای بہشت والو ہمیشگی ہے اور اے
اہل دوزخ ہمیشہ رہنا ہے موت اب نہین ہے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اگر اہل دوزخ سے کہا جاوے کہ تم دوزخ مین رہو بعدد سنگ ریزہ دنیا کے البتہ وہ بہت
خوش ہون اور اگر اہل بہشت سے کہا جاوے کہ تم بہشت مین رہو برابر سنگریزہ ہای دینا کے
بیشک وہ بہت غمگین ہون لیکن ان دونون پر خلود ہے ہمیشہ کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ جب وہ لوگ دوزخ مین رہجاوینگے جو مخلد ہین اونکو لوہے کے صندوقون
مین بند کرکے اوپر آہنی میخین جڑکر پہر اونکو دوسرے صندوقون مین ڈال کر نیچے کے درجے
مین دوزخ کے مقید کردینگے پس ہر ایک اونمین سے یہ سمجھیگا کہ سوا میرے اور کوئی عذاب مین نہین
ہے اللھم احفظنا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بہی روایت ہے کہ منافقون کو آہنی صندوقون
مین بند کرکے نیچے کے درجے مین دوزخ کے جو تنور سے زائد تنگ اور تاریک ہونگے میخو لسے جڑدیا
جاویگا اور اوسے کو جب الحزن کہتے ہین بند و مقید کرینگے اللھم انی اعوذبک من النار

پانچوان باب جنت کی تعریف اور دخول بہشت اور نعمتون بہشت کے

بیان مین

جنت ملنا اور اوسمین داخل ہونا محض اللہ تعالی کے فضل سے ہے صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھیک کرو اپنے کام اور نزدیکی چاہو اپنے
پروردگار کی اور خوش رہو بیشک داخل بہشت نکریگا کسی کا عمل عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپکو بھی
آپکا عمل نہ داخل کریگا فرمایا ہاں مجھے بھی میرا عمل نہ داخل کریگا مگر یہ بات ہوگی کہ مجھکو رحمت
اور مغفرت اللہ تعالی کی ڈھانپ لیگی اور صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے
کسی کو اوسکا عمل جنت میں نہ داخل کریگا اور دوزخ سے حسن عمل خلاص نکریگا اور نہ مجھے بھی مگر
رحمت اللہ تعالی کی اس طور پر بہت حدیثیں وارد ہیں اور اسمین اشکال و تعارض واقع ہوتا ہے
اس آیت سے ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون یعنی داخل ہو جنت میں بسبب اپنے اعمال کے
اسکا جواب یوں دیا جاتا ہے اور اس تقریر سے رفع اشکال و تعارض ہوتا ہے کہ اصل جنت
میں داخل ہونا اور اوسمین ہمیشہ رہنا بسنا محض اللہ کے فضل و انعام سے ہے اسواسطے کہ
خلود غیر متناہی ہے اور اعمال متناہی ہیں اور تفاوت جنت کے درجوں میں بسبب اعمال کے ہے
ہناد ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ پل صراط سے اللہ کی عفو سے پار ہونگے اور بہشت
میں اوسکی رحمت سے داخل ہونگے اور تقسیم مراتب و درجات اپنے اعمال سے کرینگے قاضی صاحب
رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب حق سبحانہ و تعالی نے اعمال ناچیز بندوں کو محض اپنی
رحمت سے قبول فرماکر بدلا ناچیز عملوں کا جو متناہی ہیں دخول جنت اور ثواب بیحد مقرر
فرمایا ہے تو اب اگر یہ کہا جاوے کہ دخول جنت بدلا اعمال کا ہے تو ہوسکتا ہے اور اگر یہ
کہا جاوے کہ دخول جنت اللہ تعالی کی رحمت سے ہے تو بھی ہوسکتا ہے طبرانی اور بیہقی
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ جب کسیکو دخول جنت کا حکم ہوگا چٹھی حضور سے عنایت ہوگی جسکی یہ عبارت

ہو گی بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من اللہ العزیز الحکیم لفلان ادخلوہ جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ یعنی یہ خط اللہ عزیز حکیم کی طرف سے ہے فلان کے واسطے اسکو جانے دو بہشت مین جو عالی ہے اور پہل اوسکے نزدیک لٹکتے ہین اور جب داخل بہشت ہو جاوینگے خازنان بہشت کہینگے سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین اور ہر دروازہ سے فرشتے آکر کہینگے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور بہشتی کہینگے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور جب لوگ بہشت مین داخل ہونگے پہلا کہانا اونکا مچھلی کی کلیجی کا وہ ٹکڑا ہوگا جو زیادہ ہوتا ہے سبحان اللہ وہ مچھلی کتنی بڑی ہوگی کہ سارے جنتیون کو اوسکی کلیجی کا زائد ٹکڑا کافی ہوگا فتعالی اللہ الملک الحق المبین

فصل

بیان مین جنت کے اور گنتی اونکی پروردگار قرآن پاک مین فرماتا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور پہر یون فرمایا ہے ومن دونھما جنتان یعنی جو ڈرا کہڑے ہونیسے سامنے اپنے رب کے اوسکے واسطے دو جنتین ہین اور ان دونون سے نیچے دو اور باغ ہین صحیحین وغیرہما مین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنتین چار ہین دو چاندی کی ہین اور جو کچھ اونمین ہے عمارات وغیرہ سے سب چاندی کا ہے اور دو سونے کی ہین اونمین سب چیزین سونے کی ہین اور اللہ تعالی

کے دیدار اور جنتیون کے درمیان مین صرف ایک پردہ کبریائی حائل ہوگا جنت عدن مین دو بہشتین سونے کی سابقین کے واسطے ہین اور دو چاندی کی تابعین کے واسطے ہین اور ایک ذات مین اصحاب یمین کے واسطے آیا ہے قرطبی نے کہا ہے بعض علما کہتے ہین جنتین ہین اس تفصیل سے — دار الجلال - دار السلام - دار الخلد جنت عدن - جنت الماوی جنت النعیم جنت الفردوس - اور بعضے کہتے ہین چار ہین جیسا کہ حدیث ابو موسی اشعری مین آیا ہے اور سباق سورہ رحمن سے نکلتا ہے کہ یہ سب نام چار بہشت کے ہین اور ہر بہشت مین درجے اور منزلین بہت ہین صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کوئی ایمان لایا خدا اور رسول پر اور نماز پڑہی زکوۃ دی رمضان کے روزے رکہے اللہ پر حق ہے کہ اوسکو بہشت مین داخل کرے گا اللہ کی راہ مین جہاد کرے یا گھر مین بیٹھا رہے اور فرائض ادا کرتا رہے جہاد فرض عین نہین ہے اکثر اوقات مین لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ ہمکو بتلائے جنت کی کیفیت فرمایا آپ نے بہشت مین سو درجے ہین اللہ تعالی نے اونکو مجاہدین فی سبیل اللہ کے واسطے تیار کیا ہے ہر درجے مین ایک دوسرے سے اتنی دوری ہے جیسے آسمان و زمین پس جب سوال کرو حق تعالی سے تو مانگو فردوس کہ یہ بہترین جنتون کے ہے اور اوسکے اوپر اللہ جلشانہ کا عرش ہے اور وہان سے نہرین بہشت کی نکلتی ہین اس حدیث سے واضح ہے کہ سو درجے مجاہدین فی سبیل اللہ کے واسطے ہین اور نیکی والون کے واسطے اور درجے سوا انکے ہونگے اور احادیث مین آیا ہے معاذ اور عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بہشت کے سو درجے ہین دونون درجون کے درمیان مین زمین و آسمان کے برابر تفاوت ہے اور فردوس سب سے اوپر کی ہے شاید مراد ان احادیث سے مجاہدین کے درجات ہون اور ایک حدیث مین آیا ہے

کہ جو کوئی ایک تیر دشمن خدا کی طرف پھینکیگا اللہ اوسکا درجہ بلند کریگا دو درجون کا فاصلہ سو برس کی راہ ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ بہشت مین سو درجے ہین ہر درجے کے دوری جیسے زمین و آسمان اول درجے مین گھر اور تخت اور در و دیوار اور قفل چاندی کے ہین اور دوسرے درجے مین سب سونے کی چیزین ہین اور تیسرے درجے مین وہ سب چیزین یاقوت و مروارید و زبرجد کی ہونگی اور ستانوے درجے جو باقی رہے وہ ایسے ہین کہ سوای حق تعالیٰ کوئی اونکی خوبی اور ماہیت و کیفیت نہین جانتا مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا آیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ عمل جس سے گناہ جھڑین اور درجات بلند ہون اونہون نے عرض کیا ہان فرمایا آپنے اچھی طرح سے وضو کرنا اور خوب دہونا جب پانی کا استعمال برا لگے سردی وغیرہ کے موسم مین اور دور چل کر مسجد مین نماز کو جانا اور ایک نماز سے دوسری نماز تک انتظار کرنا یہی ہے رباط یہی ہے رباط بیہقی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درجے بہشت کے بعد قرآن کی آیتون کے ہین پس جو کوئی داخل ہوگا بہشت مین قرآن والون مین سے اوسکے اوپر درجہ نہوگا یعنی جو کوئی تمام برکتین قرآن کی حاصل کریگا سارے درجے حاصل کریگا اس حدیث کو اس معنی پر حمل نکرنا چاہیے کہ درجے بہشت کے چھ ہزار چھ سو چیاسٹھ ہین بعدد آیات قرآن کے ہین بلکہ یہ مطلب ہے کہ کوئی جسقدر قرآن کی آیتون کو تکرار کرتا ہے اوسکے واسطے بہشت مین درجے بڑہتے ہین اصحاب سنن اور ابن حبان ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جاویگا قرآن پڑہ اور ترقی کر اور آہستہ پڑہ جیسا کہ دنیا مین آہستہ پڑہتا تہا اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص بہشت مین اوپر کے جانب دیکھیگا ایک نور اوپر سے چمکیگا کہ اوسکی آنکھ چوندہیا جاویگی

پوچھیگا یہ کیا ہے کہاجاویگا یہ تیرے بہائی کا نور ہے فلان شخص کا وہ کہیگا مین اور وہ دنیا مین
ملے جلے رہے تہے اور عمل کرتے تہے اسقدر اوسکو مجہپر فضل کیون ہوا کہا جاویگا وہ تجہسے
عمل مین افضل تہا پہر حق تعالی اوسکے دل مین رضا بخشیگا وہ مان جاوے اور حسد نہ کریگا
اور ایک حدیث مین سبب فضیلت یہ مذکور ہے کہ ان لوگون نے بہوک کی تکلیف اوٹہائی ہے
اور تم سیر تہے اونہون نے پیاس کی مصیبت جہیلی ہے اور تم سیراب ہے اور وہ راتون کو
جاگے ہین اور تم سویا کرتے ہے اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ خداوند کریم کے نزدیک
ایک درجہ ہے کہ وہان تک عمل سے انسان نہین پہونچ سکتا حق تعالی بندہ کو مبتلا کریگا ساتہہ
مصیبت کے تا وہان تک پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت مین ایک
درجہ ہے نہین پہونچتا ہے اوس تک مگر اصحاب غم و اندوہ اور فرمایا آنحضرت صلعم
نے کہ بہشت مین ایک درجہ ہے نہیں پہونچین گے اوس تک مگر تین شخص بادشاہ عادل اور ناتا جوڑنے
والا اور عیالدار صابر یعنی بال بچون والا جسکا خرچ بہت ہے اور آمدنی کم ہے *

فصل

حق تعالی ارشاد فرماتا ہے والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بھم
ذریتہم وما التناھم من عملھم من شئ یعنی جو لوگ ایمان لائے ایمان لانا کامل اور
اونکی اولاد نے پیروی کی اونکی کہ وہ بہی مومن ہوے ملادینگے ہم اونکی اولاد کو اونسے اور
اونکے عمل سے کچہہ کم نکرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی مسلمانونکی
اولاد کو اونہین کے درجون مین پہونچاویگا اوسکی راحت کے واسطے اور ایک حدیث مین آیا ہے
کہ ایک شخص داخل بہشت ہوگا اپنے مان باپ اور بچون کو پوچہیگا کہا جاویگا وہ لوگ تیرے

درجے کو ہیں پہونچے نہ مستحق تیرے عمل کئے وہ عرض کریگا ای پروردگار میں نے جو کچھ عمل کیا
تھا اپنے اور اونکے واسطے کیا تھا پھر حکم ہوگا اون سب کو بھی اسکے درجے تک پہونچا دو اور
فرمایا آپ نے جو کوئی بلندی درجہ کی چاہے اوسکو لازم ہے کہ معاف کرے اوس شخص سے جسنے
اسپر ظلم کیا ہوا اور دیوے اوسکو جو اسکو نہ دیتا ہوا اور جوڑے اس سے جو اس سے توڑتا ہوا اور فرمایا
آپ نے جو کوئی پہونچاوے کسی اپنے بھائی کو کسی حاکم تک بغرض نفع حاصل کرنیکے یا ضرر
دور کرنیکے اللہ کریم اوسکے درجے بلند کریگا اور فرمایا آپ نے جو کوئی کہانت کرے یا پرندے
سے فال لے یہ سفر سے ترک ساوے بلند درجون تک نہ پہونچیگا اور ابراہیم تیمی نے کہا ہے
کہ جو کوئی جسقدر دنیا میں کھانے پینے سے حظ اوٹھاویگا آخرت میں بلند درجون تک نہ پہونچیگا
قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہ قول اسراف پر محمول ہے ورنہ حدیث مین وارد ہے
الطّاعم الشاکر کالصّائم الصّابر یعنی کھانیوالا شکر گزار اجر مین صائم صابر کے برابر ہے یعنی
شکر گذار کھاتا پیتا مانند صابر روزہ دار کے ہے ابن عمر نے کہا ہے رضی اللہ عنہ کہ ایک شخص
اپنے غلام کے ساتھ جنت مین داخل ہوگا اور درجہ غلام کا بلند ہوگا وہ عرض کریگا یا خدایا
یہ میرا غلام تھا دنیا مین جواب ملیگا کہ یہ خدا کی یاد مین تجھسے زیادہ رہتا تھا طبرانی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے
روز پروردگار ندا فرمائیگا کہ مینے نسب مقرر کیا تھا اور تمنے اور نسب اختیار کیا مینے متقی کو بزرگتر
بنایا اور تمنے یہ بات پسند نہ کی اور کہنے لگے کہ فلان ابن فلان شخص سے بہتر ہے آجکے
روز اپنے نسب مقرر کئے ہوئے کو مین بڑھاتا ہون اور تمھارے نسب کو پست کرتا ہون متقیان
کہان ہین یعنی متقیون کا مرتبہ بقدر تقوے کے بلند ہوگا اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ دو
دو شخص اللہ کی راہ مین ہم صحبت ہونگے اور اعمال صالحہ کرینگے غنی اور فقیر صحیح و مریض حُر و مملوک

نیک خلق اور بد خلق حق تعالیٰ سچے کو مریض پر اور آزاد کو غلام پر غنی کو فقیر پر خوش خلق کو بد خلق پر سرزنش فرمائیگا فقیر و مریض و مملوک و بد خلق عرض کرینگے الٰہی ہم تیری راہ مین آپس مین ہم صحبت رہے اور نیک کام کرتے تھے انکو ہمپر کیوں فضیلت بخشی گئی کہا جائیگا کہ غنی نے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا اور صحیح اور آزاد اعمال صالحہ مین بڑھے ہوئے ہین اور خوش اخلاق کو بسبب خلق نیک کے فضیلت ہے فقیر کہیگا کہ الٰہی پروردگارا اگر تو مجھکو مال دیتا بس یہی تیری راہ مین صرف کرتا مریض و مملوک کہین گے الٰہی اگر ہمکو تندرست و آزاد کیا ہوتا تو ہم بھی ویسے ہی عمل کرتے حقتعالیٰ فرمائیگا کہ سچ کہتے ہو پھر فقیر کو برابر غنی کے اور غلام کو برابر آزاد کے مرتبہ عنایت ہوگا اور بد خلق کو کچھ جواب نہ ملیگا

فصل

بہشت کے آٹھ دروازے ہین نمازیون کو باب الصلوٰۃ اور روزہ دارون کو باب الصوم صدقہ دینے والون کے واسطے باب الصدقہ مجاہدین کے لئے باب الجہاد یہ سب اپنے اپنے دروازون سے بلائے جائینگے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی ایسا بھی ہوگا جو ہر دروازے سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اون لوگونمین سے ہوگے جو ہر دروازے سے بلائے جائیں گے قرطبی نے کہا ہے سب دروازوں سے بلانا واسطے اکرام و عزت افزائی کے ہوگا ایک حدیث مین وارد ہے کہ جو کوئی جو عمل زیادہ کریگا اوسی دروازہ سے بلایا جاویگا حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی بعد وضو کے یہ پڑھ لیا کرے گا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ آٹھون بہشت کے دروازے اوسکے واسطے کھل جائین گے جون سے دروازہ سے چاہے داخل ہو

اور فرمایا آپ نے کہ جو کوئی نماز پنجگانہ پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے زکوٰۃ دے ساتون کبیرہ سے بچے آٹھون دروازے بہشت کے اوسکے واسطے کھل جاوینگے اور آٹھون دروازے کھل جانے کی بشارت اوس شخص کے واسطے بھی آئی ہے کہ جسکے تین بچے کم عمر مرے ہون اور اوسکے حق مین بھی جو پیاسے کو پانی بھوکے کو کھانا دے اور اوس عورت کے حق مین بھی یہ بشارت آئی ہے جو پرہیزگاری کرے اور اپنے شرمگاہ کی حفاظت اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے اور جو کوئی چالیس حدیث یاد کرلے اور لوگون کو نفع پہونچاوے اور جسکی دو لڑکیان یا دو بہنین یا دو پھوپھی ہون اور یہ اونکی کفالت کرے اونکو پرورش کرے انکے حق مین بھی یہ بشارت وارد ہے +

فصل

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنت کی دیوارون کی چنائی مین ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہوگی اور بجای گارے کے مشک ہوگا اور کنکریان وہانکی مروارید ویاقوت ہین اور خاک وہانکی زعفران ہے جو کوئی بہشت مین داخل ہوگا ہمیشہ خوش رہیگا رنجیدہ کبھی نہوگا ہمیشہ زندہ رہیگا کبھی نہ مریگا کپڑے اوسکے پرانے نہونگے اور جوانی اوسکی زائل ہوگی نہرین بہشت کی نشیب مین نہ بہینگی زمین پر سطح کے برابر بہین گی بہشت کے دروازے کے ایک بازو سے دوسرے بازو تک چالیس برس کی راہ ہوگی ایک دن ایسا ازدحام ہوگا کہ لوگ کندہے سے کندہا گڑتے جاوینگے اور تنگ ہونگے صحیحین مین ہے کہ میری امت مین سے ستر ہزار یا سات لاکھہ راوی نے تنک کیا ہے داخل ہونگے برابر ہاتھہ سے ہاتھہ ملاکر سونہہ اونکے چودھوین رات کے چاند کی طرح روشن چمکتے ہونگے +

فصل

بہشت مین کہڑکیان ہونگی بلند جواہر شفاف سے کہ اونکے اندر کی شئی باہر سے اور باہر کی اندر سے نظر پڑیگی اہل بہشت ان اہل عرف کو اپنے اوپر دیکہین گے جیسے افق مغرب یا مشرق مین چمکدار ستارہ نظر پڑتا ہے یہ واسطے تفاضل کے ہوگا یعنی اونکے مراتب مین فرق ہوگا لوگون نے عرض کیا یارسول الله کیا وہ جگہین انبیا ہی کے واسطے ہونگی اور دوسرے تو وہانتک نہ پہونچینگے آپنے فرمایا قسم بخدا وہ جگہین عام لوگون کو بہی ملینگی جو ایمان لائے ہونگے خدا پر اور تصدیق کی ہوگی رسولون کی ایک حدیث مین وارد ہے کہ کہڑکیان اون لوگون کے واسطے ہونگی جو ہر ایک سے نرمی سے کلام کرتے ہین اور لوگون کو کہانا کہلاتے ہین اور راتون کو نماز پڑہتے ہین ایسے وقت کہ لوگ سوتے ہوتے ہین ایک اور حدیث مین اتنا زاید آیا ہے کہ ہر ایک سے سلام علیک کرتے ہین اور ایک حدیث مین آیا ہے روزے متصل رکہتے ہین ایک حدیث مین وارد ہے کہ جو کوئی اپنے مسلمان بہائی پر سلام کرے اور سلام کرنیوالیکا جواب دے گویا اوسنے افشاءی سلام کیا اور جس کسی نے اپنے بال بچون کو پیٹ بہر کہانا دیا اوسنے اطعام طعام کیا اور جس کسی نے رمضان کے روزے اور ہر مہینے سے تین روزے کے روزے رکہے گویا اوسنے ہمیشہ روزے رکہے اور جس کسینے عشا کی نماز اور صبح کی جماعت کے ساتہہ پڑہی اوسنے نماز پڑہی ایسے حال مین کہ لوگ سوتے تہے یعنی کفار اوس وقت سوتے رہتے ہین یہ بات آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے اوس شخص سے جسنے عرض کیا تہا یارسول الله کسکو طاقت ہے کہ افشاءی سلام واطعام طعام اور دوام صیام اور قیام لیل کرسکتا ہے درحالیکہ لوگ سوتے ہون حاصل یہ ہے کہ اگر زیادہ طاقت نہو

اسی قدر کافی ہے اگر فضل الٰہی شامل حال ہے اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ حق تعالیٰ نے بہشت
مین کھڑکیاں تیار فرمائی ہین اون لوگون کے واسطے جو خدا کے واسطے آپس مین دوستی رکھتے
ہین اور ملتے جلتے رہتے ہین اور جو کچھہ خرچ کرتے ہین اللہ کے واسطے کرتے ہین دکھلاوے
اور نام آوری کے واسطے نہین کرتے ایک حدیث مین وارد ہے کہ بہشت کی کھڑکیون کو
نہ اوپر سے لگاؤ ہوگا نہ نیچے کسی ستون وغیرہ پر اور کالداؤ ہوگا لوگون نے عرض کیا یا حضرت
پھر جنتی کیونکر وہانتک پہونچین گے فرمایا مثل پرندے کے اوڑکر وہان پہونچین گے یہ مقام
صاحب درد و بلا و بیماری کے واسطے ہے عمران بن حصین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہ لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احوال مساکن طیبۃ و جنات
عدن کا دریافت کیا آپ نے فرمایا ایک محل مروارید کا ہوگا اوس گھر مین ستر گھر ہون گے
سرخ یاقوت کے ہر گھر مین ستر حجرے ہونگے زمرد کے ہر حجرہ مین ستر تخت ہونگے ہر تخت پر ستر فرش
ہونگے رنگارنگ ہر فرش پر ایک بیوی ہوگی حور سے اور ہر حجرے مین ستر خوان ہونگے ہر خوان
پر ستر قسم کا کھانا ہوگا اور ہر گھر مین ستر غلام اور ستر لونڈیان ہونگی اور مسلمانون کو جماع کی قوت
اس قدر ہوگی کہ ہر بیوی سے جماع کریگا احادیث مین اعمال صالحہ جو سبب بنای خانہ کے
بہشت مین ہونگے بہت سے مذکور ہوئے ہین منجملہ اونکے بنانا مسجد کا ہے اور مواظبت
ہے سنن رواتب پر اور نماز چاشت اور چار رکعتین عصر سے پہلے اور دس رکعت[۱۸]
پڑہنا درمیان مغرب و عشا کے اور سورۂ دخان پڑہنا شب جمعہ کو اور روز جمعہ کو اور روزہ[۵]
رکھنا چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعے کو حدیث مین وارد ہے کہ جو کوئی وقت داخل ہونے
بازار کے یہ کہیگا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و
ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو حی لا یموت بیدہ الخیر وہو علی کل شئ قدیر

بعض کتب مین ۱۲ رکعت بھی آیا ہے

اوسکے واسطے ہزار در ہزار نیکیان لکھی جاوینگی اور دور کیے جاوین گے اوس سے ہزار در ہزار گناہ اور
بنایا جاویگا اوسکے واسطے گھر بہشت میں اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جو کوئی دس بار سورۂ اخلاص
پڑہے ایک گھر اوسکے واسطے بہشت مین تیار ہوگا اور اگر بیس دفعہ پڑہے گا دو گھر بنین گے اور تیس
دفعہ پڑہے تو تین گھر تیار ہونگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تو ہم بہت سے گھر بہشت
مین بنالین گے آپ نے فرمایا خداوند کریم کا فضل بہت وسیع ہے۔ طبرانی حکیم ابن محمد سے روایت
کرتے ہین کہ جو کوئی خدا تعالی کا ذکر شروع کرتا ہے جنت مین اوسکا گھر بننا شروع ہوتا ہے
جب وہ ذکر سے رک جاتا ہے تعمیر بھی بند ہو جاتی ہے بس معمارون سے کہا جاتا ہے کہ عمارت
ناتمام کیون چھوڑ دی تو مہتمم تعمیرات کہتے ہین نہین پہونچا ہمکو نفقہ عمارت کا کام بہی ناقص رہا
اور اسی قسم کی روایت ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہے اور حدیث مین آیا ہے
کہ جس کسی کا لڑکا مرگیا اور اوس نے صبر کیا یعنی کلمات ناجائز موہنہ سے نہ نکالے بلکہ حمد کی اور
یہ کہا انا للہ وانا الیہ راجعون تو حکم ہوتا ہے کہ میرے بندے کے واسطے جنت مین گھر
بناؤ اور اوس گھر کا بیت الحمد نام رکھو اور فرمایا آپ نے جو کوئی نماز کی صف کا یا لڑائی کی صف
کا فرجہ بند کرے یعنی اوسمین مل کھڑا ہو حق تعالی اوسکے واسطے جنت مین گھر بناتا ہے اور درجہ
اوسکا بلند کرتا ہے اور فرمایا آپ نے جو کوئی جھوٹ بولنا چھوڑ دے تو جنت کے گوشہ مین اوسکا گھر بنے گا
اور جو کوئی جھگڑے کی بات کو چھوڑ دے اگرچہ وہ بھی حق پر ہو تو حق تعالی اوسکے واسطے بیچا بیچ جنت
مین گھر بناتا ہے اور جس کسی کا اچھا خلق ہوگا اعلی جنت مین اوسکا گھر ہوگا اور فرمایا آپ نے جو کوئی
رمضان مین نماز ست پڑہے ہر سجدہ کے عوض ہزار نیکیان لکھی جاوینگی اور ایک گھر جنت مین
اوسکے واسطے بنے گا سرخ یاقوت کا اور فرمایا آپنے جو کوئی کسی مسلمان کی قبر کہود دے گا اوسکے
لیے جنت مین گھر بنے گا +

فصل

بہشت کی خوشبو پانسو برس کی راہ سے پہونچے گی اور بعض روایات مین ستر برس کی راہ سے آیا ہے اور بعض روایت مین پانسو ستر برس کی راہ سے آیا ہے اور ایک حدیث مین ہزار برس کی راہ سے خوشبو پہونچنے کا ذکر ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ذمی کو قتل کیا اوسکو جنت کی مہک نہ پہونچیگی اور یہی وعید اوس حاکم کے حق مین ہے جو اپنے رعیت کی رعایت اور پرورش نکرے اور اوس شخص کے واسطے بھی یہی وعید ہے جو اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف نسبت کرے شیخ ہے سید بن بیٹھے یا پٹھان شیخ کہلاوے اور علے ہذا القیاس اور وہ شخص جو اپنے عمل اور احسان کی منت رکھے اور جو اپنے والدین کی نافرمانی کرے اور جو دائم الخمر ہو اور جو قطع رحم کرے اور جو بڑہاپے مین زنا کرے اور جو تکبر سے اپنی ازار لنبی کرے کہ زمین پر گہسٹے اور جو کوئی سیاہ خضاب کرے اور جو کوئی مرا اور اوسکے دل مین رائی برابر غرور تھا اوسپر بھی حلال نہین ہے پہونچنا بوی بہشت کا اور دیکھنا بہشت کا ✦

فصل

صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہشت کے درختون کا سایہ اسقدر لنبا اور چوڑا ہوگا کہ اگر اوسکے سایہ کے تلے تلے ایک سوار سو برس چلے جب بھی وہ سایہ تمام نہو اور ترمذی اسماء بنت ابی بکر صدیق سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے سدرۃ المنتہی کے ذکر مین فرمایا ہے کہ چل سکتا ہے ایک سوار اوسکی ایک شاخ کے سایہ مین سو برس کی مدت تک اور اوسپر سونے کے پروانے ہین اور پھل اوسکے جیسے مٹکے ہین اور فرمایا آپنے طوبی ایک درخت ہے سو برس کی راہ کا بہشتیون کا

کیڑا اوس سے نکلیگا اور فرمایا آپنے کوئی درخت جنت مین نہوگا جسکا تنہ سونے کا نہو اور
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی درخت کہجور کا نہوگا مگر تنہ اوسکا زمرد سبز کا ہوگا
اور شاخین سرخ سونے کی ہونگی اور اوسکے پتے اہل بہشت کی پوشاک ہوگے ہر جنتی کے بدن
پر بہت ٹہیک ٹہیک ہونگے اور اوسکے ثمر سفید زیادہ دودہ سے نہایت میٹہا پہل ہوگا شہد
سے نمش سے زیادہ نرم گٹہلی اوسمین نہوگی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ لے ایک لکڑی ہاتہہ
مین پکڑی اور فرمایا اگر بہشت مین اسقدر لکڑی طلب کروگے نہ پاؤگے لوگون نے پوچہا
آیا اوسمین درخت ہونگے کہا جڑ درختونکی موتی اور سونے کی ہوگی اور اوسپر اوسمین پہل ہونگے
ایک بدوی لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ بہشت مین وہ
درخت ہوگا جس سے لوگونکو ایذا پہونچتی ہے آپنے پوچہا وہ کون درخت ہے بدوی نے
عرض کیا بیر کا درخت ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حقتعالی ارشاد کرتا ہے فی سدر
مخضود یعنی بیر کا درخت قطع کیا ہوا معنی یہ کہ حق تعالی اوسکے کانٹے دور کرکے ہر کانٹے کی جگہہ ایک
پہل پیدا کردیگا پہر ہر پہل سے بہتر رنگ نکلین گے جو ایک دوسرے کے متشابہ نہونگے اور پہل
درختون کے اس طرحسے لگے ہونگے کہ کہڑے بیٹہے لیٹے ہر طرحسے ہاتہہ مین آسکین گے مجاہد
رضی اللہ عنہ لے کہا ہے کہ زمین بہشت کی چاندی کی ہوگی اور خاک مشک ہوگی اور درخت
سونے اور چاندی کے ہونگے شاخین موتی زمرد کی ہونگی اور پہل اسطرحپر لگے ہوگے کہ کہڑا
بیٹہا لیٹا اونکو توڑ سکیگا اور مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جب کوئی پہل جنت کا
توڑ لیا جاویگا اوسکی جگہہ فوراً دوسرا پیدا ہو جاویگا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے
کہ بہشت کے بیر کا نام طوبی ہے حق تعالی اوسکو حکم فرماویگا نکال میرے بندے صالح کے
واسطے جو کچہہ وہ چاہے پس نکالیگا وہ اپنے اندر سے گہوڑا مع زین ولگام کے جسطرح

ندیا ہیگا اور اونٹ مع کجاوے کے جیسا کہ چاہیگا اور کپڑے جیسے کہ چاہے اور احادیث
میں وارد ہے کہ جو کوئی سبحان اللہ العظیم کہا ہے اوسکے واسطے ایک درخت ہر ایک دفعہ کہنے پر
بہشت میں لگایا جاتا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو
دیکھا کہ ایک درخت بو رہے ہیں آپ نے اونسے فرمایا کیا میں تمکو اس سے بہتر درخت نہ بتلاؤں
اونہوں نے عرض کیا فرمائیے بتلائیے وہ کون درخت ہے آپ نے فرمایا سبحان اللہ الحمد للہ
لا الہ الا اللہ اللہ اکبر ہے اسکے ہر دفعہ کہنے سے ایک درخت تیرے واسطے لگایا جاویگا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
کو خواب میں دیکھا کہ آپ یہ فرماتے ہیں ای محمدؐ اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہو اور خبر دو
کہ بہشت عمدہ جگہہ ہے اور شیرین پانی ہے وہان کا اور وہان درخت نہیں ہیں اوسکے
درخت یہ ہیں لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہر مرتبہ اسکے
کہنے سے ایک درخت جنت میں بٹھلایا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
وقت ختم قرآن کے دعا قبول ہوتی ہے اور درخت لگایا جاتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ کہا اونہوں نے جو کوئی کسی نیک کام کے واسطے جاتا ہے اوسپر
دریائی جانور اور خشکی کے حیوانات رحمت بھیجتے ہیں اور ہر قدم پر بہشت میں اوسکے
لئے درخت بٹھلایا جاتا ہے اور اوسکے گناہ بخشے جاتے ہیں حق تعالی فرماتا ہے فیہما
فاکہۃ ونخل ورمان وفواکہ مما یشتہون وفاکہۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ
ولا ممنوعۃ فیہما من کل فاکہۃ زوجان اونمیں پھل ہیں اور خرما کے درخت
ہیں اور انار ہیں اور اور قسم کے پھل ہیں جس قسم کا جنتی چاہیں اور سیکڑوں ہزاروں
پھل ہیں جو تمام نہونگے اور نہ جنتی اونسے روکے جائینگے اون دونوں جنتوں میں ہر ہر میوے

کے جوڑے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے دنیا مین بہشت کے پہلوں سے کچہہ نہین ہے مگر نام اور اونہوں نے کہا ہے جو کچہہ دنیا مین پہلونکی قسم سے ہے میٹھے یا کڑوے یہانتک کہ اندراین کا پہل بہی سو یہ سب بہشت مین ہونگے یعنی صورتین اور نام تو یہین کے سے ہونگے مگر حقیقت مین اور لذت مین کچہہ اور ہی ہونگے اور جنت کے پہلون کا بارہ گز طول ہوگا او گٹھلی نہوگی ؛

فصل

حق تعالیٰ فرماتا ہے وامددناھم بفاکھۃٍ ولحمٍ مما یشتھون فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو جنت مین پرندہ اوڑتا دیکہیگا تیرا اگر اوسکے کہانیکو جی چاہیگا وہ بہنا ہوا تیرے سامنے گر پڑیگا اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے جنتی جنت مین کسی پرندے کے گوشت کی رغبت کریگا وہ گر پڑیگا اوسکے سامنے بہنا ہوا مثل شتر بختی کے نہ اوسکو بو ہی دہوان پہونچیگی نہ اثر آگ کا اوسمین ہوگا پہر یہ اوسے خوب پیٹ بہر کے کہائیگا پہر وہ پرندہ زندہ ہوکر اوڑ جاویگا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اہل بہشت کہانا کہائینگے پانی پئینگے اور پیشاب نکرینگے اور ناک تہوک کچہہ نہوگا جو فضلہ ہوگا ڈکار اور پسینے سے نکلجاویگا اور اوسکی خوشبو مہکیگی مثل مشک کے اور فرمایا آپ نے ایک بہشتی کو کہانے پینے جماعت مین سو آدمی کی قوت ہوگی اور فرمایا آپنے کہ مومنون کے واسطے خداوند کریم کی طرفسے تحفے آوینگے اون وقتونمین جب وہ دنیا مین نماز پڑہتے تہے اور فرشتے اونپر سلام کرینگے

فصل

بہشت مین نہرین ہونگی پانی کی اور دودہ کی جو کبہی خراب نہونگی اور شراب و شہد کی بہی نہرین

ہونگی اور ایک چشمہ ہوگا جسکا نام سلسبیل ہے وہ نہایت زور سے بہتا ہوگا اور ایک چشمہ ہوگا کافور نام کا اور ایک چشمہ زنجبیل نام
کا ہوگا اور ایک چشمہ کا نام تسنیم ہے وہ بہترین شرابہا بہشت ہے اوسے صرف مقرب پینگے اور کمتر درجہ والونکو اوسمین سے
ملونی ملیگی حقتعالی فرماتا ہے ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب بہا المقربون فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ بہشت کی نہرین مشک کے پہاڑون سے نکلینگی اور فرمایا آپنے کہ نہرین بہشت کے نشیب مین نہ بہین گی
سطح زمین پر سا بہین گی اونکا کنارہ مروارید کا ہوگا اور خاک اوسکی مشک ہوگا ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بہشت مین ایک نہر ہے اوسکو بیدخ کہتے ہین اوسپر قبے
یاقوت کے ہونگے اور اونکے نیچے لڑکیان ہونگی اوٹھتی جوانی والیان لوگ سیر کے واسطے
وہان جاوینگے اور اون اوبہار والیونکی بہار دیکھین گے اگر کوئی لڑکی اونمین سے کسیکو
پسند آویگی ہاتھہ پہیلا دیگا وہ اوسکے ہمراہ ہوجاویگی دوسری اوسکی جگہہ اور پیدا ہوجاویگی
بہشت کی نہرونکی تعریف مین حق تعالی فرماتا ہے یفجرونہا تفجیرا یعنی اہل بہشت
جہان کہین چاہین گے نہرون کو ہمراہ لئے پھرینگے اہل بہشت کے پاس قمچیان ہونگی
سونے کی اوس سے اشارہ کرینگے جدہر کرینگے نہرین چل نکلین گی احمد ابو سعید خدری سے روایت کرتے
ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کسی مسلمان پیاسے کو پانی پلاویگا
حق تعالی اوسکو رحیق مختوم سے پلاویگا اور رحیق مختوم شراب کو کہتے ہین جسکے آخر مین
پینے کے بعد لذت اور خوشبو مشک کی ہووے اور بہشت کی شراب سے دردسر نہوگا جیسا
کہ قرآن مین مذکور ہے اور عقل بہی زائل نہوگی جب جنتی کو شراب کی خواہش ہوگی اوسیقدر
اوسکو دیجاویگی جو نہ زیادہ ہوگی نہ کم ہوگی اور فرمایا آپ نے جو کوئی دنیا مین شراب پیتا ہوگا
پھر توبہ نہ کی ہوگی آخرت مین اوس سے محروم رہیگا اگرچہ بہشت مین داخل ہوجاوے
اور فرمایا آپ نے جس کسی نے دنیا مین شراب پی یا نا سمجہہ بچے کو پلادی حق تعالی اوسکو

دوزخ کا گرم پانی پلاویگا جس کسی نے خدا کے ڈر سے شراب چھوڑ دی باوجود قدرت کے اوسیر تو
اوسکو حظیرۃ القدس مین پلائی جاویگی اور حدیث مین وارد ہے کہ بہشت مین ایک درخت
ہوگا اوس سے بہشتیون کا لباس نکلے گا جیسا وہ چاہین سفید سرخ سبز سیاہ زرد خوب
باریک اور نہایت عمدہ ابن ابی حاتم کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اگر بہشت
کے کپڑے کوئی پہنے تو آنکھہ اوسکے دیکھنے کی متحمل نہوگی جو کوئی اوسکو دیکھہ لے بیہوش
ہو کر مر جائے اور صابونی عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جنتی کا لباس ایک
ساعت مین ستر رنگ بدلیگا اور صحیحین مین مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو کوئی
دنیا مین مردونمین سے حریر یعنی خالص ریشمی کپڑا پہنے گا آخرت مین نہ پہنے گا اگر داخل
بہشت ہوا اور فرمایا آپ نے جو کوئی دنیا مین سونے چاندی کے برتن میں کھاویگا آخرت
مین اوسمین نہ کھاوے گا

فصل

صحیحین مین روایت ہے کہ مومن کو زیور پہنایا جاویگا وہانتک جہان وضو کا پانی پہونچا ہے
اور حاکم اور ترمذی وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بہشتیونکو
تاج پہنایا جاویگا جسکا ادنی مروارید اپنی تابش سے مابین مشرق مغرب کو روشن کردیگا
اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مردے کو کفن دیگا اوسکو سندس اور استبرق بہشت
کا پہنایا جاویگا اور فرمایا آپنے جو کوئی مصیبت زدے کی تعزیت کریگا حق تعالی اوسکو دو
حُلّے پہناوے گا ایسے گران قیمت کہ ساری دنیا اوسکی قیمت کو نہین پہونچتی ہے اور فرمایا
آپنے جو کوئی زینت کا لباس پہننا چھوڑ دیگا بسبب تواضع کے باوجود قدرت کے حق تعالی

اوسکو مخلوق کے سامنے بلاکر اختیار بخشیگا کہ ایمان کے حلونمین سے جونسا چاہے پہن لے مفسرون
کہا ہے کہ کوئی اہل بہشت سے نہوگا مگر یہ کہ اوسکے واسطے تین بار و بند ہونگے ایک سونے کا
دوسرا چاندی کا تیسرا موتیون کا کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حق تعالی نے ایک
فرشتہ پیدا کیا ہے کہ اپنی پیدایش کے دن سے روز قیامت تک بہشتیون کے زیور تیار کیا کرتا ہے سعید بن
جبیر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین مروی ہے بطائنہا من استبرق یعنی
بہشتیون کے فرش کا استر استبرق کا ہوگا کہ ابرہ اوس فرش کے نور جامد کی ہونگی *[۵]

فصل

متکئین فیہا علی الارائک یعنی ٹیک لگاکر تکیون پر بیٹھین گے اور قاضی صاحب
فرماتے ہین اریکہ را در ہندی چھپر کھٹ گویند کہ در زیر آن تخت یعنی چارپائی باشد و بالای آن
حجلہ باشد مجاہد نے کہا ہے چھپر کھٹ مروارید و یاقوت کے ہونگے ونمارق مصفوفۃ
یعنی تکیون کے برابر صف بندی ہوئی ابن عباس سے مروی ہے رضی اللہ عنہ کہ خیمہ
جولدار موتی کا ہوگا تین کوس[۵] لنبا تین کوس چوڑا چار ہزار سونے کے تختے اوسمین ہونگے
آمنے سامنے اہل بہشت بیٹھین گے ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرکے نہ بیٹھین گے۔
صحیحین مین ابو موسی اشعری سے وہ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہین کہ ایک مروارید کا
خیمہ ہوگا بیچ مین سے خالی جسکا عرض ساٹھہ کوس کا ہوگا ہر ایک گوشے مین اوس کے
اہل خانہ ہونگے جنتی کے واسطے کہ اور اہل خانہ کو دیکھین گے اور وہ مومن اون سب
پاس ہوآویگا

---

[۵] وہ نور جامد سے ہونگی اوس نور سے کہ ایک جگہ ... ہوا ہو پیدا ہوا ہو ۱۲ + ۵ در نسخہ دو درج ہے ۱۲ +

فصل

صحیحین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر شخص کے واسطے بہشت مین دو بیبیان
ہونگی اور ترمذی نے صحیح سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ بیاہ ویحاویگی
مومن کو ستر بی بیان صحابہ نے عرض کیا یا حضرت ستر بیوی کے رکہنی کی اوسکو قوت ہوگی سپنے
فرمایا اوسے تو سو عورتین رکہنے کی قوت ہوگی اور ابن عساکر اور ابن السکن حاطب ابن ابی بلتعہ
سے واحمد و ترمذی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ بہتر بیویان ہونگی ستر تو بہشت کی حورین اور دنیا کی عورتون سے دو ملین گی اس
روایت سے تینون روایتون کی تطبیق ہوگئی اور بعض روایات مین عدد عورتون کا بکثرت
آیا ہے شاید وہ باعتبار بعض اشخاص کے ہے لیکن اہل دنیا مین سے جو جنتی کو دو دو عورتین
ملینگی اوسمین شبہ وارد ہوتا ہے کیونکہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلعم نے عورتونکو فرمایا
اریتکن اکثر اہل النار یعنی دیکہا مینے اکثر کو تم مین سے دوزخی اونہون نے کہا کیون یا رسول اللہ
فرمایا کہ تم بہت لعنت کرتی ہو اور شوہرون کا کفران نعمت کرتی ہو اور آنحضرت نے بہت
سے کوّے دیکہے ایک اونمین سے سفید باز و سرخ منقار سرخ پاؤن کا تہا فرمایا عورتون مین
داخل بہشت نہونگی مگر مانند اس کوّے کے کوّونمین سے یعنی بہت کم اور اوس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتین بہشت مین مردون سے دونی ہونگی اسکی توجیہ یون کرنا چاہیئے
کہ مراد نہ داخل ہونے عورتون سے بہشت مین یہ ہے کہ بدون تعذیب داخل بہشت نہونگے
لیکن انجام اونکا بہشت ہوگا مراد اکثر اہل النار سے دخولاً ہے نہ خلوداً اس وجہ سے کہ اونکی
دخول دوزخ کی وجہ کفر نہین فرمائی ہے بلکہ کثرت لعن طعن آپس مین اور کفران شوہر فرمایا ہے

اور یہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ یہ مراد ہو کہ ہر شخص کو امت محمدی سے دو دو عورتین ہونگی
اگرچہ امم سالقہ یعنی اگلی امتون کی ہون یا لڑکیان کم عمر جو مر گیئی ہین مسلمانون کی یا کفار کی
لڑکیان یہ سب وقت دخول جنت کے جوان ہونگے جو نکاح مردان مکلف مین دیجائینگی لیکن
جو عورتین دنیا مین نماز و روزہ پڑہتی تہین اور نیک بخت تہین سب سے بہتر ہونگی اور بہشت
والیان حیض و پیشاب و پاخانہ سے اور تہوک کہنکار اور بچہ جننے و منی و نفاس سے پاک ہونگی
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر ایک عورت بہشت والیون مین سے ظاہر ہوجاوے
مابین آسمان و زمین روشن و خوشبودار ہوجاوے اور آفتاب کی روشنی اونکی تابش حسن کے
آگے مانند پڑجاوے اور اوڑہنی اونکی دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی اور آنحضرت صلعم نے فرمایا
کہ معراج کی رات جب مین بہشت مین داخل ہوا اوس جگہہ جو بیدح کے نام سے معروف ہے
اوسمین یاقوت و مروارید و زبرجد کے خیمے تہے وہان عورتون کی آواز سُنی کہ وہ کہتی ہین
السلام علیک یا رسول اللہ مینے جبرئیل علیہ السلام سے پوچہا یہ کیا آواز ہے جبرئیل نے
جواب دیا یہ کہ مقصورات فی الخیام ہین اللہ تعالی سے اجازت چاہی کہ آپ پر سلام کرین
انکو حکم ہوا پہر اون عورتون نے کہا ہم وہ عورتین ہین جو کبہی رنجیدہ نہونگی ہمیشہ راضی
رہین گے اور ہمیشہ رہین گے کبہی جدا نہونگے طبرانی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت کی حورین زعفران سے
بنی ہین اور ابن مبارک زید بن اسلم سے لائے ہین کہ اونکی پیدائش مشک اور زعفران اور
کافور سے ہے اور طبرانی و بیہقی ام سلمہ سے روایت کرتے ہین رضی اللہ عنہا کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ دنیا کی عورتین حسن و خوبی مین حوران بہشت سے افضل ہونگی
جیسے ابرے کو استر پر فضیلت ہے یہ اونکو بسبب نماز و روزہ کے حق تعالی بخشے گا کہ اکے